SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, August 04, 2008

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty eight minutes past six in the evening with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللّٰه من الشیطٰن الرجیم

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم

وھو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ و یعفوا عن السیات و یعلم ما تفعلون- و یستجیب الذین امنوا و عملوا الصلحت و یزیدھم من فضلہ و الکفرون لھم عذاب شدید - ولو بسط اللہ الرزق لعبادہ لبغوا فی الارض ولکن ینزل بقدر ما یشاء انہ بعبادہ خبیر بصیر- وھوالذی ینزل الغیث من بعد ما قنطوا و ینشر رحمتہ وھو الولی الحمید-

ترجمہ: اور وہی ہے جو توبہ قبول کرتا ہے اپنے بندوں کی اور درگزر کرتا ہے ان کی غلطیوں سے اور جانتا ہے جو تم کرتے ہو ۔اور وہی قبول کرتا ہے دعائیں ان لوگوں کی جو ایمان لے آئے اور نیک عمل کرتے

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, August 04, 2008

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty eight minutes past six in the evening with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

وھو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ و یعفوا عن السیات و یعلم ما تفعلون۔ و یستجیب الذین امنوا و عملوا الصلحت و یزیدھم من فضلہ و الکفرون لھم عذاب شدید ۔ ولو بسط اللہ الرزق لعبادہ لبغوا فی الارض ولکن ینزل بقدر ما یشاء انہ بعبادہ خبیر بصیر۔ وھوالذی ینزل الغیث من بعد ما قنطوا و ینشر رحمتہ وھو الولی الحمید۔

ترجمہ: اور وہی ہے جو توبہ قبول کرتا ہے اپنے بندوں کی اور درگزر کرتا ہے ان کی غلطیوں سے اور جانتا ہے جو تم کرتے ہو ۔اور وہی قبول کرتا ہے دعائیں ان لوگوں کی جو ایمان لے آئے اور نیک عمل کرتے

رہے اور (ان کے حق سے بھی) انہیں زیادہ (اجر) دیتا ہے اپنی مہربانی سے اور کفار ان کے لیے سخت عذاب ہے۔ اور اگر کشادہ کر دیتا اللہ تعالیٰ رزق کو اپنے (تمام بندوں) کے لیے تو وہ سرکشی کرنے لگتے زمین میں لیکن وہ اتارتا ہے ایک اندازے سے جتنا چاہتا ہے۔ بے شک وہ اپنے بندوں (کے احوال) سے خوب آگاہ ہے، سب کچھ دیکھنے والا ہے اور وہی ہے جو برساتا ہے مینہ اس کے بعد کہ لوگ مایوس ہو چکے ہوتے ہیں اور پھیلا دیتا ہے اپنی رحمت کو اور وہی کارساز حقیقی (اور) سب تعریفوں کے لائق ہے۔

(سورۃ شوریٰ، آیات ۲۵ تا ۲۸)

جناب چیئرمین: جزاک اللہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اللھم صلی علی محمد وعلی آل محمد۔

I welcome you all to our 45th session. We have a Senator elect whom I would request to come and take oath with us, Shah sahib.

(Desk Thumping)

(Syed Akbar Shah took oath as Member of the Senate)

جناب چیئرمین: رضا صاحب، پریس کا کوئی issue ہے، اگر کسی کو بھیج کر دیکھ لیتے۔۔۔۔۔۔۔

(اس موقع پر پریس گیلری سے صحافی حضرات احتجاجاً واک آؤٹ کر گئے)

سینیٹر کامل علی آغا (قائد حزب اختلاف): جی میں اس پر تھوڑی سی بات کرنا چاہوں گا کیوں کہ پریس گیلری کے اندر بڑی تشویش پائی جارہی ہے اور ہیجانی کیفیت ہے۔

جناب چیئرمین، ایسا ہے کہ کل "جناح" اخبار کی ٹیم کے ساتھ زیادتی کی گئی اور ان کو زدوکوب کیا گیا اور ان کو ایک گھنٹہ حبس بے جا میں رکھا گیا ہے۔ اصل میں واقعہ یہ ہوا ہے کہ چھٹی کے دن خواتین اساتذہ کو اسکول بلانے والے ڈائریکٹر ایجوکیشن نے "جناح" ٹیم پر تشدد کیا، یرغمال بنایا گیا، فوٹو گرافر شدید زخمی ہوا، ڈائریکٹر نے خواتین کو مالی معاملات طے کرنے کے لیے سکول بلایا تو اساتذہ نے چیف ایڈیٹر "جناح" کو اطلاع دے دی۔ "جناح" کی ٹیم نے

coverage شروع کی تو ڈائریکٹر اور اس کے ساتھی ٹوٹ پڑے، رپورٹر اور فوٹو گرافر پر تشدد کیا، کیمرہ توڑ دیا، ایک گھنٹہ تک یرغمال بنایا گیا، پولیس اور دیگر صحافیوں نے فوٹو گرافر مبشر تیموری کو بازیاب کروایا، ہسپتال میں طبی معائنہ کرایا، مجسٹریٹ خالد امین PIO موقع پر پہنچ گئے۔ "جناح کی ٹیم پر تشدد، آزادی صحافت پر حملہ۔"

جناب، یہ lead story آج "جناح" اخبار میں چھپی ہے اور ہمارے بھائی اس پر احتجاج کررہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ جمہوریت کے دعویداروں کی حکومت ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے صحافی حضرات کے کاندھوں پر چڑھ کر حکومت تک پہنچنے کا سفر طے کیا ہے۔ آج جو کچھ صحافت کے ساتھ ہورہا ہے اور channels کے ساتھ جو ہورہا ہے اور جس طریقے سے ان کو threats دی جارہی ہیں اور جو اس حکومت کی چھتری کے نیچے یہ افسران اور bureaucracy ان کے ساتھ کررہے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ ہم حقدار ہیں کہ ہم اپنے صحافی بھائیوں کے ساتھ شامل ہوں۔ ہم بھی ان کے ساتھ علامتی واک آؤٹ کریں گے۔

(اس موقع پر اپوزیشن اراکین واک آؤٹ کرگئے)

سینیٹر میاں رضا ربانی (قائد ایوان): جناب چیئرمین! منسٹر صاحب اور سینیٹر بلوچ صاحب پریس گیلری میں پتا کرنے جا رہے ہیں۔ یقیناً یہ ایک شرمناک واقعہ ہے اور مجھے اس کا افسوس ہے کہ اس مسئلے کو politicize کیا گیا کیونکہ حکومت کا اس سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ آج آزادی صحافت کی بات وہ جماعت اور وہ لوگ کر رہے ہیں جو پیمرا آرڈیننس لانے میں شامل رہے ہیں۔ آج آزادی صحافت کی بات وہ لوگ اور جماعت کر رہی ہے جو اس ایوان میں کھڑے ہو کر اپنی ماضی کی حکومت کے شرمناک attacks جو صحافیوں پر ریاست کی طرف سے ہوتے تھے، ان کو وہ defend کرتے تھے۔ آج وہ آزادی صحافت کی بات کر رہے ہیں۔ یہ جو act ہوا ہے اس کو ہم condemn کرتے ہیں۔ فاضل وزیر صاحب ان سے بات کرنے کے لیے گئے ہیں and I can assure you that اس کے خلاف حکومت action لے گی۔

جناب چیئرمین، اس کو دیکھ لیجیے اور میرا خیال ہے کہ اگر اپوزیشن آ جائے تو ان

سے بھی بات کریں تو we can continue with the proceeding.

Panel of Presiding Officers

Now, I announce the Panel of Presiding Officers. for this session. In pursuance of sub rule (1) of Rule 14 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988. I nominate the following members in order of precedence to form a panel of presiding officers for 46th session of the Senate of Pakistan.

1. Senator. Muhammad Ishaq Dar.
2. Senator Dr. Safdar Ali Abbasi.
3. Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi.

سینیٹر سید اکبر شاہ، پوائنٹ آف آرڈر---

جناب چیئرمین، شاہ صاحب! ابھی ابھی ہم نے میٹنگ میں آپس میں فیصلہ کیا ہے کہ points of order اس سیشن میں نہیں ہوں گے اور سینیٹر حضرات اپنی تقاریر میں جو کچھ کہنا ہو کہہ دیں گے۔

سینیٹر سید اکبر شاہ: جناب والا میرا مسئلہ بڑا اہم ہے۔ ابھی ابھی خبر آئی ہے کہ ایف سی والے خضدار میں تمام بے گناہ لوگوں کو گرفتار کر رہے ہیں اور ساتھ ساتھ میری پارٹی کے قائد میر اسرار اللہ زہری کو بھی گرفتار کیا گیا ہے لہذا میں اس سلسلے میں واک آؤٹ کرتا ہوں۔

(اس موقع پر سینیٹر سید اکبر شاہ ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، جناب چیئرمین! یہ بڑا important case ہے پہلے ہمیں یہ بتایا جائے کہ واقعی اس قسم کا کوئی واقعہ ہوا ہے؟

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جناب چیئرمین! رضا صاحب کو طلب کیا جائے اور وہ اس واقعہ کے متعلق فوری طور پر بتائیں کیونکہ یہ بہت اہمیت کا مسئلہ ہے اور بلوچستان کے

ساتھ اگر اس طرح کی زیادتی ہو کہ آج مشرف صاحب بھی وہاں دورے پر ہیں، اگر اس کے دورے کے دوران بھی اس طرح کے واقعات ہوتے ہیں اور خضدار کے بے گناہ لوگوں کو گرفتار کیا جاتا ہے اور زہری صاحب تو ایک سینیٹر ہیں اور ایک ذمہ دار پارٹی کے head ہیں ان کو اگر گرفتار کیا گیا ہے تو ہم اس کی مذمت بھی کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ زیادتی ہے۔

جناب چیئرمین، رضا صاحب کو سن لیتے ہیں اور دیکھتے ہیں۔

سینیٹر سعدیہ عباسی، جناب چیئرمین! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر سکتی ہوں۔

جناب چیئرمین، میرا خیال ہے کہ اگر ایک نے کیا تو سب شروع ہو جائیں گے۔ ابھی میٹنگ میں فیصلہ ہوا تھا کہ points of order نہیں ہوں گے لیکن جب تک اپوزیشن ایوان میں واپس آتی ہے تب تک آپ کر لیں but I can't allow others after that till the Opposition comes back.

Senator Saadia Abbasi: Sir, my point of order relates to the appointment of the new PTV Chairman.

یہ July 1st, 2008 'News International' میں خبر ہے کہ پی ٹی وی کے نئے Chairman ڈاکٹر شاہد مسعود appoint کیے گئے ہیں، ان کو ایک extraordinary package دیا گیا ہے۔ اس خبر کو حکومت کی طرف سے contradict نہیں کیا گیا۔ اس خبر کے مطابق جو میں نے پڑھی ہے، وہ کوئی تقریباً سات سے آٹھ لاکھ روپیہ مہینے کا بنتا ہے۔ اس کے علاوہ اس میں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ ان کو مزید مراعات بھی دی جائیں گی ۔ اس حوالے سے Ministry of Information سے میری درخواست ہے کہ وہ اس سلسلے میں وضاحت کریں کہ ایک غریب ملک پر اتنا زیادہ بوجھ ڈالنا خاص طور پر ان حالات میں جن میں ہمارے ملک کے عام آدمی کے لیے جینا مشکل ہے، اس طرح کا package کس طرح اور کن قوانین کے تحت انہوں نے دیا ہے؟

جناب چیئرمین، آپ نے پی ٹی وی کے چیئرمین کا point raise کیا ہے وہ رضا صاحب سن رہے ہیں اور اس کا جواب دیں گے۔ ابھی باقی proceeding ہم کر لیتے ہیں۔

سینیٹر سعدیہ عباسی، میں اسی حوالے سے بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب چیئرمین، میں نے یہی کہا تھا کہ جب تک اپوزیشن کے ممبر واپس آتے ہیں آپ پوائنٹ آف آرڈر کرلیں کیونکہ پھر ایک اور نیا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔

سینیٹر سعدیہ عباسی، جناب چیئرمین! نگران حکومت میں پی ٹی وی میں ایک appointment کی گئی تھی اور اس شخص کے بارے میں ہم نے اسی فلور پر objection raise کیا تھا اور اس appointment کو withdraw کیا گیا تھا محض اس لیے کہ ان کو جو package offer کیا گیا تھا وہ اتنے extraordinary benefits تھے جو commensurate نہیں تھے with the Rules of Business of the Government of Pakistan اسی حوالے سے میری یہ خواہش ہے کہ اس معاملے کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ یہ معاملہ وہاں take up کیا جائے۔

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے point of order میں ایسا نہیں کرتے

you can move it separately. We will look at it. We will now continue with the proceeding of the House. We welcome the Opposition back to the House. Raza Sahib.

آپ کی غیرموجودگی میں سینیٹر زہری صاحب کی گرفتاری کا مسئلہ اٹھایا گیا تھا---

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I will make a statement in this regard.

مجھے ابھی میرے دفتر سے میرے عملے نے بتایا ہے کہ ان کو زہری صاحب کا بھی فون آیا ہے اور انہوں نے یہ کہا ہے کہ پورے علاقے کو محاصرے میں لیا گیا تھا۔ چونکہ پورا علاقہ محاصرے میں تھا تو اس وقت he was considered under arrest. Now, he is out. وہ اس محاصرے میں نہیں ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ ابھی شاید اور پولیس وغیرہ والے بھی اسی محاصرے میں ہیں۔ میں کراس چیک کر لیتا ہوں لیکن بہرحال زہری صاحب

according to the information that I have received just now he is not under arrest. He is out and I will just cross check and come back to the

House.

Obituary

Mr. Chairman: Two of our former Senators died since we had last met and also the mother of our illustrious colleague Mr. Ilyas Bilour passed away.

ان کے لیے ہم فاتحہ پڑھ لیں ۔ خالد محمود سومرو صاحب! دعا کریں الیاس بلور صاحب کی والدہ کے لیے اور ہمارے ساتھیوں کے لیے اور جو دوسری وفات ہوئی ہیں ان کے لیے بھی۔

(سینیٹر خالد محمود سومرو نے دعا کرائی)

Mr. Chairman: We have two condolence resolutions for the ex-Senators. Raza Rabbani Sahib.

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب والا! last session کے بعد دو سینیٹرز وفات پا گئے ہیں "ایک سینیٹر ڈاکٹر بشارت الٰہی صاحب اور دوسرے سینیٹر امداد علی اعوان صاحب۔ آپ کی اجازت سے پہلے میں سینیٹر ڈاکٹر بشارت الٰہی صاحب کی resolution پڑھتا ہوں۔

This House expresses its profound grief and sorrow over the sad demise of former Senator Doctor Bisharat Ellahi. Dr. Bisharat Ellahi was a distinguished politician and a seasoned parliamentarian. He was elected as Senator from the Punjab for the period from 1988 to 1994. He also remained Chairman of the Punjab Chief Minister's Medical Inspection Team and Chairman of Lahore District Health Advisory Board. He rendered valuable services in the field of population welfare and planned parenthood and other disciplines of health in Pakistan.

This House expresses its deepest sympathies with the bereaved family. We pray to Almighty Allah to shower his infinite blessings and

rest his soul in enternal peace. A copy of this resolution may be sent to the bereaved family.

Mr. Chairman: I think, this is the unanimous feeling of the House.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, now if I have your permission, I would read the second resolution. This House expresses its profound grief and sorrow over the sad demise of former Senator Mr. Imdad Ali Awan.

Mr. Imdad Ali Awan was a distinguished politician, a seasoned parliamentarian and an Advocate by profession He remained as Senator from the Province of Sindh during 1993 to 1994. He was the President of the Sukkur High Court Bar on a number of occasions, remained a member of the Sindh and Pakistan Bar Councils a number of times. He was in the fore-front of the struggle for democracy, supremacy of parliament and the judiciary, rule of law and the restoration of the Constitution of 1973. He was jailed in the ongoing struggle of lawyers movement.

This House expresses its deepest sympathies with the bereaved family. We pray to Almighty Allah to shower his infinite blessings and rest his soul in enternal peace. A copy of this resolution may be sent to the bereaved family.

Mr. Chairman: I think, this is a unanimous feeling also and the needful will be done. Senator Rehmat Ullah Kakar Sahib.

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ (وفاقی وزیر برائے ہاؤسنگ اینڈ ورکس)، شکریہ

جناب چیئرمین! میں اور الیاس بلور صاحب گئے اور اپنے دوستوں کو منا کر لائے۔ ان کی جو شکایات تھیں ہم نے ان کو یہ یقین دہانی کرائی ہے کہ ہم اس کی باقاعدہ FIR کے لئے متعلقہ SP سے بات کریں گے۔ یہ مارگلہ تھانے کا کیس ہے۔ یہ حکومت freedom of Press پر یقین رکھتی ہے۔ ہم کسی کے ساتھ زیادتی ہونے نہیں دیں گے۔ میں نے ان کو حکومت کی طرف سے یقین دلایا ہے کہ ان کے ساتھ مکمل انصاف کیا جائے گا اور FIR کی کاپی ان کو provide کی جائے گی اور ہم دوستوں کے مشکور ہیں کہ انہوں نے بائیکاٹ ختم کیا اور تشریف لا چکے ہیں۔ شکریہ۔

سینیٹر کامل علی آغا: جناب چیئرمین! یہ بات نہیں ہے۔ بات اس طرح سے ہے کہ یہ واقعہ کل ہوا ہے۔ حکومتی وزیر صاحب یہ کہہ رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک admission ہے on the Floor of the House کہ ایک زیادتی ہوئی، کل ہوئی ہے اور آج تک اس کی FIR lodge نہیں کی گئی۔ ان کو یہ بیان کرنا چاہیے کہ یہ کوتاہی کیوں ہوئی۔ ان کو on the Floor of the House یہ بتانا چاہیے تھا۔ ہمارے دور میں بھی کچھ واقعات ہوئے۔ ہم نے صحافیوں سے بھی گفتگو کی۔ اسی وقت رپورٹ منگوائی اور جو کوتاہی کرنے والا تھا اس کے متعلق ہم نے یہ بھی رپورٹ کیا کہ ہم یہ تادیبی کارروائی اس کے متعلق کریں گے۔ اس کے اندر تو جناب واضح کرپشن موجود ہے۔ اس کی رپورٹ یہ ہے کہ اتوار کے دن مالی معاملات طے کرنے کے لئے ڈائریکٹر ایجوکیشن نے وہاں پر ان اساتذہ کو طلب کیا ہوا تھا۔ کرپشن بھی ہے اس کے اندر۔ تو یہ پردہ داری سے کام نہ لیں۔ ان کو یہ بتانا چاہیے کہ اس وقت تک جو FIR درج نہیں ہوئی اتنے بڑے اقدام کے بعد، آزادی صحافت کے علمبردار جو ہیں انہوں نے جھنڈا اٹھایا ہوا تھا آزادی صحافت کا، انہوں نے یہ کوتاہی کیوں کی اور اتنی بڑی زیادتی کے ذمہ دار کون لوگ ہیں؟ یہ ان کو بتانا چاہیے تھا۔

جناب چیئرمین: جناب بلور صاحب۔

سینیٹر الیاس احمد بلور: جناب چیئرمین! میں اپنے دوست اور ساتھی لیڈر آف دی اپوزیشن کے جذبات کا بڑا احترام کرتا ہوں۔ جھنڈا اور ڈنڈا دونوں انہوں نے اٹھائے ہوئے ہیں۔

ہم یہ فیصلہ ان سے کرکے آئے ہیں کہ یہ FIR جو درج نہیں ہوئی یہ بھی غلط ہوا ہے۔ ہم ان سے یہ فیصلہ کرکے آئے ہیں کہ انشاء اللہ FIR درج ہوگی اور اس آدمی کے خلاف ایکشن بھی لیا جائے گا۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اتوار کے دن کہیں دفتر میں لوگوں کو نہیں بلایا جاتا۔ اب جب اس کی انکوائری ہوگی تو پتا چلے گا کہ کیا اس میں financial corruption involved ہے؟ لیکن اس کی FIR جو ابھی تک درج نہیں ہوئی اس کا بھی پتا کیا جائے گا کہ کیوں نہیں ہوئی، آخر وجہ کیا ہے۔ پریس والے کی FIR کیوں درج نہیں ہوئی۔ ایسی بات نہیں ہے لیکن ہم نے ان کو تسلی دی ہے اور یہ ہمارے جو جذباتی لیڈر آف دی اپوزیشن صاحب ہیں ان سے ہم request کرتے ہیں کہ ہم ان سے بات کرکے آئے ہیں اور انشاء اللہ اس بات کو ہم یقیناً پورا بھی کریں گے۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ وہ وعدہ ہی کیا جو وفا نہ ہوا۔ فکر نہ کریں۔

Mr. Chairman: We will take up the leave applications.

Leave of Absence

جناب چیئرمین: ڈاکٹر جاوید لغاری اپنی ذاتی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ اجلاس میں مورخہ ۱۴ اور ۱۵ جون کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب ایس ایم ظفر ذاتی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ ۴۴ ویں اجلاس کے دوران مورخہ ۱۵ اور ۱۸ جون کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب مشاہد حسین سید نے ملک سے باہر ہونے کی بنا پر مورخہ ۴ اور ۵ اگست کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: محترمہ سیمیں صدیقی نے ملک سے باہر ہونے کی بنا پر مورخہ ۴ تا ۶

اگست کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: نواب محمد ایاز خان جوگزئی نے بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب آصف جتوئی نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب محمد عفران خان نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۴ تا ۷ اگست کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: پروفیسر خورشید احمد نے ملک سے باہر ہونے کی بنا پر حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: راجہ پرویز اشرف نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری مصروفیات کے باعث آج مورخہ ۱۴ اگست کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

جناب حمید اللہ جان آفریدی نے اطلاع دی ہے کہ وہ شمالی علاقے کے سرکاری دورے پر ہیں اس لئے آج مورخہ ۱۴ اگست کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

تین آئٹم ہیں ان کو میرے خیال میں پہلے lay اور present کر لیتے ہیں۔ پھر we can go on what was agreed.

سینیٹر حاجی محمد عدیل: ہمارے ایک معزز رکن سید اکبر شاہ صاحب نے واک آؤٹ کیا تھا۔ ان کا stand یہ تھا کہ ان کے ساتھ میر اسرار اللہ خان صاحب------

جناب چیئرمین: رضا صاحب نے اس issue پر بیان دے دیا ہے۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: اس کے بعد یہ ہوا کہ مولانا گل نصیب صاحب اور ہم گئے اور ان کو لے آئے ہیں اور وہ واپس آ گئے ہیں۔ انہوں نے ہماری بات مان لی ہے۔

Mr. Chairman: Welcome back,

اور رضا صاحب نے اس پر بیان بھی دیا ہے۔ Item No. 2, Mr. Nisar Memon.

Presentation of Report of the Standing Committee

سینیٹر نثار احمد میمن: شکریہ جناب چیئرمین صاحب! میں آپ سے اجازت چاہوں گا، کہ میں Standing Committee on Defence and Defence Production کی جو رپورٹ ہے، 60th UN Peace Keeping Day, May 29th کو اس سال بھی منایا گیا۔ یہ دوسری دفعہ اس کمیٹی نے UN Peace Keeping Day کا منایا ہے، اس لئے کہ پاکستان کی دس ہزار سے زائد فوج اس میں شامل ہے۔ اس وقت سب سے بڑی UN Peace Keeping میں پاکستان کی contribution ہے۔ تو میں آپ کی اجازت سے یہ House میں present کرنا چاہتا ہوں۔

Mr. Chairman: The report stands presented.

Mr. Chairman: Item No. 3, Tahir Hussain Mashhadi sahib.

Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you Mr. Chairman. I, as the Chairman, Committee on Rules of Procedure and Privileges move that under sub-rule (1) of Rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, the delay in presentation of report of the Committee on the Privilege Motion moved by Senator Sardar Muhammad Latif Khan Khosa regarding his arrest and detention by the police at Lahore on 16th April, 2005, be condoned till today.

Mr. Chairman: Now, I put the Motion to the House.

(The motion was carried.)

Mr. Chairman: The motion is carried. Item No. 4, Mashhadi sahib.

Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: I, the Chairman, Committee on Rules of Procedure and Privileges present the report of the Committee on the Privilege Motion moved by Senator Sardar Muhammad Latif Khan Khosa regarding his arrest and detention by the police at Lahore on 16th April, 2005.

Mr. Chairman: The report stands presented. Now, we will take up the issues, as discussed, on the current affairs and external situation. Agha sahib, would you like to move it?

Senator Kamil Ali Agha: Yes sir. The House may discuss the external factors relevant to the integrity and security of the country.

Mr. Chairman: Raza sahib, do you feel that there should be a discussion on this?

Senator Mian Raza Rabbani: Yes, sir.

Mr. Chairman: Yes, Bhinder sahib.

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! آج Private Members' Day ہے اور سارا agenda Private Members' Day کا ہے' اس لیے اگر پہلے وہ motion move کر لیتے تو بہتر ہوتا۔

جناب چیئرمین: وہ کر لیتے ہیں لیکن ویسے پہلے House Committee میں یہ agree ہو گیا تھا but if you like to move it formally, it is O.K. رضا صاحب آپ move کر دیں۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر ، جناب والا ! on the floor of the House

agree ہونا ضروری ہے۔ یہ agenda suspend ہوگا تو کارروائی آگے چلے گی۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I beg to move under Rule 194 that all the relevant rules in connection with the Private Members' Day may be suspended and the Motion under Rule 194 that has been moved may be taken up.

Mr. Chairman: I put the Motion to the House.

(The motion was carried.)

Mr. Chairman: The approval of the House is there and Agha sahib, would you like to open the debate?

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر ، جناب والا! میں ایک اور عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پچھلے سیشن میں بھی صرف ایک ہوا تھا'' دونوں لیڈر صاحبان کو یاد Private Members' Day ہوگا' دوسرا due تھا' وعدہ ہوا تھا' نہیں ہو سکا تھا' فیصلہ یہ تھا کہ اس کو آج prorogue کرنا ہے' وہ prorogue ہوگیا ۔ آج بھی جناب والا ! Private Members' Day ہے' legislation ہے' Bills ہیں' یہ فیصلہ کیونکہ لیڈران کا ہے اس لیے وہ تو تسلیم ہے' صرف یہ فرما دیا جائے کہ اس سیشن میں اس کے لیے کوئی موقع دیا جائے گا یا نہیں دیا جائے گا۔

جناب چیئرمین ، میرے خیال میں ضرور دیا جائے گا کیونکہ یہ Session requisition کیا تھا ایک purpose کے لیے۔ ہمارا جو normal session آ رہا ہے اس میں یقیناً ضرور موقع دیا جائے گا۔ آپ تسلی رکھیں۔ آغا صاحب! the floor is yours.

Commenced Motion under rule 194:-

Discussion on the External Factors Relevant to the Integrity and Security of the Country.

سینیٹر کامل علی آغا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آج جس issue پر میں بات کرنا چاہ رہا ہوں وہ یہ ہے کہ پاکستان کا ہر شہری، چاہے وہ کسی بھی sector سے تعلق رکھتا ہو، کسی بھی پارٹی سے تعلق رکھتا ہو، کسی بھی جماعت سے تعلق رکھتا ہو، کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتا ہو، ہر پاکستانی کو پاکستان کی سلامتی سے متعلق تشویش لاحق ہو گئی ہے۔ پاکستان کے اندرونی حالات جس ڈگر پر چل رہے ہیں وہ تو ایک علیحدہ issue ہے اور ہم اس کو discuss بھی کریں گے اور اسی اجلاس میں کریں گے لیکن جناب چیئرمین! جس بھونڈے انداز میں اس پاک ملک کی سلامتی کے تقاضوں کو ignore کیا جا رہا ہے اور جس عدم دلچسپی کے ساتھ، ابہام کے ساتھ ان challenges کو deal کیا جا رہا ہے اور ignore کیا جا رہا ہے، اس سے پاکستان کے عوام میں تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے۔

جناب چیئرمین! پاکستان کے دفاع کا معاملہ ہو یا پاکستان کی سلامتی کا مسئلہ ہو موجودہ حکمرانوں نے جس عدم دلچسپی کا مظاہرہ کیا ہے، واقعی پاکستان کی تاریخ میں کسی حکمران نے، کسی جماعت نے کسی دور میں اتنی بے اعتنائی نہیں برتی جتنی یہ allied parties کی حکومت برت رہی ہے اور یہ جس عدم توجہ کا شکار ہے اور جس طریقے سے اسے ignore کیا جا رہا ہے وہ واقعی قابل تشویش ہے۔ ملک کی سلامتی ایک مسلمان کی حیثیت سے اور ایک پاکستانی ہونے کی حیثیت سے ہر صورت میں مقدم ہے۔ آپ دیکھیں جناب چیئرمین! گزشتہ ادوار میں جب بھی کوئی threat ملک کی سلامتی کو درپیش ہوئی تو حکومت کی ایک آواز پر پاکستان کے ہر شہری نے لبیک کہا اور اتحاد کا مظاہرہ کیا اور پاکستانی افواج کے پیچھے سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح پاکستانی عوام کھڑے ہوئے۔

آج آپ کے سامنے ہے کہ اس دنیا میں کمزور ترین ملک افغانستان اور اس کا صدر کرزئی، جس کو کوئی ملک اور کوئی حکمران سنجیدہ لینے کے لیے تیار نہیں ہے، وہ بھی پاکستان پر attack کرنے کی بات کر رہا ہے، دھمکی دے رہا ہے کہ ہم پاکستان پر حملہ آور ہوں گے۔ یہ حالت ہے پاکستان کی مغربی سرحد کی اور حکمرانوں کے alliance نے اس پر جو عدم دلچسپی کا اظہار کیا ہے وہ قابل دید ہے جناب چیئرمین۔

پاکستان کے عوام حیران ہیں کہ اس پر ممبران پارلیمنٹ نے تو تشویش کا اظہار کیا انفرادی حیثیت میں، سیاسی پارٹیوں نے بھی تشویش کا اظہار کیا، سول سوسائٹی نے تشویش کا اظہار کیا، عام آدمی نے تشویش کا اظہار کیا لیکن حکومت نے جو ایک باقاعدہ طریقہ کار ہوتا ہے ۔ وہ adopt نہیں کیا اور اس threat کو ایک عمومی سی بات سمجھتے ہوئے ignore کیا، جس کی وجہ سے ہمارا روایتی حریف ہندوستان پھر ایک مرتبہ مشرقی سرحد کے اوپر چنگھاڑنا شروع ہو گیا ہے۔ اس نے گزشتہ چند دنوں کے اندر بے شمار LOC کی خلاف ورزیاں کی ہیں۔ جناب چیئرمین! ہمارے دور کے اندر جس پر ہر کسی نے تنقید کی، الحمدللہ کسی کی جرات نہیں ہوئی کہ وہ اس طریقے سے پاکستان کو للکارے، پاکستان کی سالمیت کو للکارے، پاکستان کی sovereignty کو للکارے۔

جناب والا! غیر سنجیدگی کا یہ عالم ہے کہ پورے دورہ امریکہ میں آپ نے دیکھا کہ پاکستان کے دفاعی معاملات کے متعلق ایک لفظ بھی سامنے نہیں آسکا۔ اس دورے کی غیر سنجیدگی اور جس مضحکہ خیز انداز میں دورہ ہوا اس کا پورا الیکٹرانک میڈیا، پرنٹ میڈیا اور پوری دنیا گواہ ہے۔ ابتداء میں اسلام آباد ائرپورٹ سے غیر سنجیدگی کا مظاہرہ شروع ہوا۔ وفد میں شامل چھ معزز صحافیوں کا سامان جہاز میں لاد کر اتار دیا گیا۔ ان کو ائرپورٹ پر اطلاع دی گئی کہ آپ کا ویزہ نہیں لگ سکا اس لیے آپ وفد میں شامل نہیں ہیں۔ آپ سنجیدگی دیکھیں، آپ انتظام دیکھیں، آپ اس دورے کی اہمیت کو دیکھیں، اقتدار والوں کے پاس اس دورے کی کیا اہمیت تھی، کیا سنجیدگی تھی اس کا اندازہ آپ اسلام آباد ائرپورٹ سے لگا سکتے ہیں۔ پہلے ہی مرحلے میں برطانیہ کا ہیتھرو ائرپورٹ اس کی شہادت دے رہا ہے۔ ایک گھنٹے کے قریب طیارہ فضا میں گھومتا رہا، آوارہ پھرتا رہا، کسی کو نیچے اطلاع ہی نہیں۔ جب وہاں پر اتر گیا تو کوئی سرکاری عہدیدار استقبال کے لیے تشریف فرما نہیں تھے۔ اس بات سے ثابت ہوتا ہے کہ اتنے بڑے دورے کے دوران اتنی غیر سنجیدگی کا مظاہرہ کیا گیا کہ راستے میں stay کی اطلاع دینی بھی گوارا نہیں کی گئی، ضروری نہیں سمجھا گیا،اس سے کیا مطلب لیا جائے کہ اس حکومت نے ان کا مذاق اڑایا یا اس ملک کی انتظامیہ نے، حکومت نے خود اپنے وزیراعظم کا مذاق اڑایا اور اس کو مضحکہ خیز بنانے کے لیے جواز پیش کئے گئے۔

جناب چیئرمین! اب اگلا مرحلہ دیکھ لیں کہ جب محترم سید زادہ وزیراعظم اپنے امریکہ کے دورے میں، امریکہ ائرپورٹ پر اترے تو محترم کو جہاز پر receive کرنے کے لیے کوئی تشریف نہیں لایا۔ یہ کمزوری بھی پاکستان کے ان متعلقہ افسران کی ہے جو اس دورے کو organize کر رہے تھے یا پھر ایک سوالیہ نشان ہے کہ وزیراعظم پاکستان کو اس دورے کے دوران امریکہ نے کیا اہمیت دی؟ یہ بہت بڑا سوال ہے جس کے ثبوت قدم قدم پر ملتے ہیں۔ تین منٹ کی مسافت کے لیے مضحکہ خیز انداز میں یہ کہا گیا کہ وزیراعظم پاکستان، پاکستان کے لیے تین میل پیدل چل سکتے ہیں۔ ایک وزیر صاحب کی گفتگو الیکٹرانک میڈیا پر میں نے خود سنی۔ Lame excuses پیش کئے جا رہے ہیں۔ قدم قدم پر اس دورے کے دوران جو پاکستان کی رسوائی ہوئی، جس غیر سنجیدگی کا مظاہرہ کیا گیا وہ بھی ایک سوالیہ نشان ہے کہ دفاعی معاملات کو سرے سے ignore کیا گیا۔ متوقع امداد کو فخریہ انداز میں پیش کیا گیا کہ پہلی مرتبہ ہم نے دفاع کے لیے ان سے کچھ نہیں لیا۔ ہم نے سول مسائل کے لیے، خوراک کے لیے، تعلیم کے لیے اور دیگر معاملات کے لیے پندرہ ارب ڈالر آئندہ برسوں کے لیے امریکہ سے حاصل کر کے کامیابی کے جھنڈے گاڑ دیئے۔

جناب چیئرمین! نیشنل سکیورٹی کی جو اس وقت حالت ہے اس کو دیکھیں، وزیراعظم اور ان کے وفد کی سنجیدگی کو دیکھیں کہ وہ اس بات کو فخر کے ساتھ پیش کر رہے ہیں کہ پاکستان کی سلامتی کی ہمیں فکر نہیں ہے، ہمیں تو پیسے چاہئیں اپنے اللے تللوں کے لیے۔ پہلے سے ہی اربوں ڈالروں کے فرار کی خبریں زبان زد عام ہیں۔ کوئی کہہ رہا ہے کہ بیس ارب ڈالر اس ملک سے نکل گئے، کوئی کہہ رہا ہے کہ چالیس ارب ڈالر اس ملک سے نکل گئے، کوئی صرف کراچی Stock Exchange سے بیس ارب ڈالر بھاگ جانے کی بات کر رہا ہے۔

جناب چیئرمین! کرپشن کی سٹوریاں زبان زد عام ہیں۔ دفاعی معاملات کو، ملک کی سلامتی کو ignore کیا جا رہا ہے اور پھر خصتی سے پہلے پاکستان کی سلامتی اور سکیورٹی کے علمبردار ادارے آئی ایس آئی کا ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے مذاق اڑایا گیا۔ پاکستان کی سلامتی کے ضامن ادارے کو برے طریقے سے پوری دنیا کے اندر رسوا کیا گیا۔ یہ وہ ادارہ ہے جس کی قابلیت کا لوہا ملکی سلامتی کے متعلق پوری دنیا نے مانا، افغان جنگ کے دوران دیگر معاملات میں، نیشنل

سکیورٹی کے معاملات میں۔ یہ الگ بات ہے کہ اس ادارے کو رسوا کرنے کی بنیاد اسی حکومتی پارٹی کے سابقہ دور میں جناب ذوالفقار علی بھٹو کے دور کے اندر رکھی گئی۔ جب اس کا سیاسی استعمال شروع کیا گیا' اس کے اندر political cell قائم کر دیا گیا۔ اس کو سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کیا گیا۔ ایسی روایات چلیں' ایسی ہوا چلی کہ اس کے بعد' کسی ادارے کا کوئی قصور نہیں ہے' اگر اس ادارے کی اصلاح اور فلاح چاہتے ہیں تو یہ قومی سلامتی کی سیکورٹی کا ضامن ادارہ ہے' آپ ملک کے اندر بیٹھیں' اس کو اسمبلی میں لے کر آئیں' اس کے قواعد و ضوابط تبدیل کریں' اس کے متعلق قانون سازی کر لیں۔ دشمن تو اس کے متعلق تشویش کا اظہار کریں گے۔ یہ بالکل درست ہے کہ بھارت کے National Security کے Advisor, Mr. Narain نے اپنی زبان کھولی' اس پر تنقید کی اور یہ کہا کہ اب آئی ایس آئی کو ختم کر دینا چاہیے۔ یہ بالکل درست ہے کہ حامد کرزئی کے خیال میں افغانستان میں آئی ایس آئی طالبان کی مدد کر رہی ہے۔ حامد کرزئی کی طرف سے یہ الزام لگایا گیا۔ یہ بھی درست ہے کہ امریکہ بھی اس قسم کے الزامات دہرا رہا ہے اور آج بھی روزنامہ جنگ کی شہ سرخی یہی ہے کہ برطانوی اخبار نے ایک story بیان کی ہے کہ امریکہ کے میں وزیر اعظم پاکستان کی بڑی ڈانٹ ڈپٹ کی گئی اور ان کی بڑی سرزنش کی گئی اور امریکہ نے بڑی تشویش کا اظہار کیا۔ یہ بھی درست ہے کہ بھارتی سفارت خانے میں کابل کے اندر جو خودکش حملہ ہوا اس کا الزام بھی افغانستان نے پاکستان پر اور پاکستانی Security Agency, ISI پر دھر دیا لیکن کیا ان الزامات کو درخور اعتنا سمجھتے ہیں کہ ہم اپنے ادارے کا قبضہ پاکستانی پولیس کو دے دیں۔ جناب چیئرمین! ملکی سلامتی کا ادارہ اور اتنی غیر سنجیدگی کہ اس کو notify کیا جا رہا ہے کہ اس کو وزارت داخلہ کے سپرد کر دیا جائے اور جواز یہ بنایا جائے کہ اس ادارے کو Civil Administration کے زیر نگرانی چلانے کے لیے یہ کاوش کی جا رہی ہے۔ آخری لمحوں میں کس کو خوش کرنے کے لیے جناب چیئرمین؟ بھارت کو خوش کرنے کے لیے جس کو انہوں نے اپنے گزشتہ دور کے اندر چند لسٹیں فراہم کی تھیں؟ راجیو گاندھی کی پاکستان تشریف آوری پر کشمیر روڈ کا بورڈ اتار پھینکا تھا' ان کو خوش کرنے کے لیے؟ یا اس کو خوش کرنے کے لیے جو پاکستان کے اندر حملہ آور ہونے کی threat دے رہا تھا' دھمکی دے رہا تھا۔ یا ان کو خوش کرنے کے لیے جن کے پاس یہ تشریف فرما

ہونے جا رہے تھے اور جس کا مقصد صرف اور صرف اپنے اللے تللوں کے لیے رقوم حاصل کرنا تھا۔

پاکستان کے اندر تو جناب چیئرمین! سنجیدگی کا یہ عالم ہے کہ اگر عوام کو relief دینے کی بات ہوتی ہے تو یہ اور ان کے وزراء پریس کانفرنس میں relief کی بات کرتے ہیں اور گھنٹوں کے بعد اس کی تردید آتی ہے کہ عوام کو relief نہیں ملے گا بلکہ حکومت کو relief ملے گا، یہ افسوسناک واقعات ہیں ۔جناب! confusion ہی confusion ہے۔ غیر سنجیدگی اور غیر سنجیدگی تسلسل کے ساتھ۔ National Security کے معاملے کو بھی انہوں نے اسی زمرے میں رکھ لیا ہے۔ وہی تسلسل جاری ہے۔ پاکستان کی security کسی صورت میں بھی اتنی غیر دلچسپی کی مظہر نہیں تھی اور اتنی غیر سنجیدگی کہ اپنے اداروں کی تباہی کو بالکل ایسے سمجھ لیا جائے جیسے گاجر مولی ہوتی ہے جناب۔ یہ طریقہ کار اور یہ طرز عمل پاکستان میں پہلے کبھی نہیں دیکھا گیا جناب چیئرمین، لیکن میں آپ کو یہ بتاؤں کہ پاکستان کے عوام، پاکستان کی سول سوسائٹی، پاکستان کا media اور پاکستان کی سیاست اور سیاسی عمل میں شامل سیاسی کارکن قطعی طور پر اس رویے کو برداشت نہیں کریں گے جناب۔ یہ بڑے دو ٹوک الفاظ میں ان پر روشناس ہو جانا چاہیے کہ پاکستان کی سالمیت، پاکستان کا ہر شہری یہ سمجھتا ہے کہ پاکستان ان کو ان کی جان سے بھی پیارا ہے۔ اس دھرتی کو قائم رہنا ہے اور اس ملک پر صرف وہ حکمران رہ سکتے ہیں جن کو پاکستان اپنی جان سے بھی پیارا ہو۔ وہ بھوکے ننگے ان کی مہنگائی کے لتاڑے رہ سکتے ہیں۔ وہ آٹا دو سو پچاسی روپے کی بجائے ساڑھے پانچ سو کا خرید سکتے ہیں۔ وہ loadshedding تین گھنٹے کی بجائے اٹھارہ گھنٹے برداشت کر سکتے ہیں۔ وہ پٹرول چالیس کی بجائے پچاسی، چھیاسی روپے میں خرید سکتے ہیں۔ وہ اپنے پیٹ پر پتھر باندھ سکتے ہیں لیکن پاکستان کی سالمیت پر آنچ نہیں آنے دیں گے۔

جناب چیئرمین! یہ غیر سنجیدگی اور پھر اس پر یہ کہ انڈیا ہو، افغانستان ہو، امریکہ ہو، ان کے ساتھ آنکھوں میں آنکھیں ملا کر بھی بات نہ کرنا پہلی مرتبہ دیکھنے میں آ رہا ہے اور غیر ملک کی سرزمین پر کھڑے ہو کر وزیر دفاع کا مجھے وہ بیان یاد آ رہا ہے جس میں انہوں نے کہا کہ جناب صدر بش صاحب نے وزیر اعظم پاکستان کی ISI کے معاملے میں بڑی سرزنش فرمائی ہے

اور انہوں نے فرمایا ہے کہ ISI دہشت گردوں کو information فراہم کرتی ہے۔ وہ زبان جل کیوں نہیں گئی جناب۔ پاکستان کا وزیر دفاع ہو اور دفاع کے علمبردار ادارے کے متعلق یہ گفتگو کر رہا ہو اور وزیر اعظم جس نے یہ بات غیر ملک کے سربراہ سے سنی اور احتجاج کا ایک لفظ بھی کسی جگہ پر سامنے نہ آیا جناب چیئرمین' یہ بڑا افسوس ناک واقعہ ہے۔

(مداخلت)

سینیٹر کامل علی آغا: بالکل یہ آپ کا مطالبہ درست ہے۔ جناب چیئرمین! اپنی اصلاح کے لیے اگر اتنی مداخلت کی ضرورت تھی تو ہم سیاسی لوگ جمہوریت کے علمبردار، صحافتی آزادیوں کے علمبردار، عوام کی فلاح کے علمبردار، پاکستان کی سالمیت کے علمبردار کسی جگہ تو اپنے وجود کا ثبوت دے دیں، مہنگائی کے معاملے میں نہیں ، رسوائی کے معاملے میں نہیں ، ملکی سلامتی کے معاملے میں تو کچھ سنجیدگی اختیار کر لیں۔جناب چیئرمین! میں چاہوں گا کہ اگر یہ واقعی ملک کے وفادار ہیں اور یقیناً وفادار ہیں ، ملک کے یہ ہمدرد ہیں ، عوام کے ہمدرد ہیں تو ان کے دعوے کدھر گئے! یہ تو ہمیشہ کہتے تھے کہ فیصلے پارلیمنٹ میں ہونے چاہیئں ۔جناب چیئرمین! امریکہ کا دورہ ہو ، دہشت گردی یعنی war on terror کی پالیسی ہو ، لوڈشیڈنگ کا مسئلہ ہو ، مہنگائی کا مسئلہ ہو ، کسی مسئلے پر بھی انہوں نے پارلیمنٹ کو اس قابل نہیں سمجھا آج تک چار ماہ کے اندر ۔ جناب ! سو دن بھی گزر گئے ، سو دن کا پروگرام بھی گزر گیا ، سو دن کے پروگرام کے اندر پانچواں اور چھٹا point یہ تھا کہ پارلیمنٹ کو مضبوط کریں گے ، پارلیمنٹ کو مستحکم کریں گے۔یہ کیسا استحکام ہے ۔جناب ! پارلیمنٹ کو اس قابل نہیں سمجھا جا رہا ۔ دوسروں کو طعنے دینے والے آج قائد عوام ، وزیر اعظم پاکستان خود بھی قائد ایوان ہونے کے باوجود ایوان کو اس قابل نہیں سمجھتے کہ اس کو اعتماد میں لے لیں۔تو اس debate کی ابتداء میں یہ مطالبہ ہوگا کہ ان پالیسیوں کو پارلیمنٹ کے اندر زیر بحث لایا جائے ۔عوام کے نمائندوں کو اعتماد میں لیا جائے اور پارلیمنٹ کے اندر policies کو وضع کیا جائے تاکہ ان کا کوئی وعدہ جو انہوں نے سو دن کے لیے کیا تھا وہ اگلے سو سال میں پورا ہونے کی امید عوام وابستہ کر لے ۔ہم نے ابتدا میں کہا تھا کہ ہم اپوزیشن کے اندر بیٹھ کر issuesکے اوپر بات کریں گے ۔ ان کی اصلاح

کریں گے، مثبت تنقید کریں گے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ جناب چیئرمین! ہم ملک کی سلامتی کے معاملے میں عدم دلچسپی کا مظاہرہ کریں۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آج آپ نے مجھے اس issue پر پہلے بولنے کا موقع دیا۔میرے دوست احباب، میرے ساتھی اس issue پر بات کریں گے تو تفصیلاً اس issue پر بات کریں گے۔میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور آخر میں آپ کے لیے دعا کرتا ہوں کہ اللہ آپ کو نیکی کی ہدایت دے۔ دیکھیں کتنی اچھی میں نے دعا مانگی ہے۔

جناب چیئرمین! میری بہن کو کافی ماشاء اللہ مشکل پیش آ رہی ہے۔میں شاید ان کی مشکل دور نہیں فرما سکتا لیکن بہرحال میں اپنی گفتگو کے آخر میں یہ کہوں گا اور یہ گزارش کروں گا کہ دو چیزیں، میں، ایک افغان صدر حامدکرزئی کی threat ہے اس ہاؤس کے اندر اس debate کو conclude کرتے ہوئے ایک مذمتی قرار داد ضرور پاس کی جائے اور دوسرا LOC پر بھارتی فوج کی خلاف ورزیاں سامنے آ رہی ہیں اور فائرنگ کے واقعات ہو رہے ہیں، اس کے متعلق بھی ایک مذمتی قرار داد پاس کی جائے۔ کشمیر issue پر، کشمیر کی جدوجہد آزادی اور تحریک آزادی کے جو مجاہدین ہیں ان کے حق میں بھی ایک قرار داد پاس کی جائے۔شکریہ

جناب چیئرمین، ڈاکٹر کوثر فردوس صاحبہ، ایک سکینڈ، رضا صاحب کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ You want to speak now.

سینیٹر میاں رضا ربانی، جی

جناب چیئرمین، رضا ربانی صاحب، اس کے بعد پھر آپ کی طرف آتے ہیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، The foreign Minister will wind up. جناب چیئرمین! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے یہ موقع مجھے فراہم کیا کہ فاضل قائد حزب اختلاف نے جو اعتراضات اٹھائے ہیں ان کی روشنی میں، میں گفتگو کر سکوں ۔سب سے پہلے تو میں یہ بات اس ایوان کے اندر کہہ چکا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک نہایت افسوسناک روش ہے جو اپنائی جاتی ہے establishment کی طرف سے اور establishment کی supported political parties کی طرف سے کہ patriotism میں وہ personified ہیں اور جو دیگر

جماعتیں ہیں چاہے ان کا تعلق بائیں بازو سے ہو ' چاہے ان کا تعلق nationalism سے ہو ' یا ان کا تعلق ethnic background سے ہو ' دیگر تمام جماعتیں اور تمام سیاسی کارکن اور پاکستان کے عوام ماسوائے ان کے باقی تمام لوگ جو ہیں ان کو اس ملک کا کوئی خیال نہیں ہے - یہ بات ہم نے پہلے بھی کہی اور یہ بات آج بھی ہم کہتے ہیں کہ ہمیں کسی سے کسی قسم کے certificate کی ضرورت نہیں ہے کہ ہم محب وطن ہیں۔

(ڈیسک بجائے گئے)

ہم اس logic کو تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں کہ پاکستان کی establishment یا پاکستان کی establishment کے پروردہ سیاست دان پاکستان کی سالمیت کے ٹھیکیدار ہیں۔ تاریخ اس بات کی گواہ ہے جناب چیئرمین! کہ سوائے اپنے اقتدار کو طول دینے کے اپنے اقتدار پر قبضہ رکھنے کے لیے انہوں نے پاکستان کی اینٹ سے اینٹ بجا دی ہے اور جناب چیئرمین ! مجھے اس بات پر حیرت ہو رہی تھی۔ جب یہ بات کی جا رہی تھی اور patriotism میں پاکستان پیپلز پارٹی یا دیگر جماعتوں کا ماضی یاد دلایا جا رہا تھا۔ جناب والا! آج وہ کیوں بھول رہے ہیں کہ وہ اس وقت برسر اقتدار تھے جب ایک telephone call پر جنرل مشرف نے 9/11 کے واقعہ پر پاکستان کی پالیسی کو 190 degree turn کیا۔

(آوازیں۔ شیم ۔شیم)

اس وقت ان کی patriotism کہاں پر تھی؟ جناب چیئرمین! پھر اس وقت ان کی patriotism کہاں پر تھی جب کشمیر پالیسی پر fundamental shift جنرل مشرف لے کر آئے اور ساری پالیسی کو change کر دیا گیا لیکن اقتدار کی ہوس میں ' اقتدار کے ساتھ چمٹے رہنے کے لیے کشمیر پالیسی میں shift کو برداشت کیا' نہ صرف برداشت کیا بلکہ اس floor پر اور نیشنل اسمبلی میں اور international fora پر اس پالیسی کو انہوں نے support کیا۔ آج ہمیں موردالزام ٹھہرایا جاتا ہے۔ آج یہ کہا جاتاہے کہ افسوس ہے کہ وزیر دفاع نے ایک ایسا بیان دیا اور پھر اس کے ساتھ یہ بھی کہا جاتاہے کہ افسوس ہے کہ ایسا وزیر اعظم ہے جس نے ISI کےبارے میں بیٹھ کر یہ باتیں سنیں۔ جناب چیئرمین! کتنی چھوٹی ہے ہماری یادداشت ؟ مسلم لیگ(ق) کی حکومت تھی ' shortcut Aziz وزیر اعظم تھا' جب 4 مارچ 2006

کو یہاں پر جارج بش آیا اور اس نے in a press conference reject کیا۔

It was during the tenure of Mr. Shaukat Aziz that USA rejected the deal with Pakistan in the most categorical term and now I am talking about the nuclear parallel to India. President Bush on the 4th of March, 2006 at a joint press conference with General Musharraf in Islamabad said that Pakistan should not expect a civil nuclear agreement like the one with India. He said clearly that the two countries could not be compared with each other.

اس نے اس joint press conference میں یہ واضح الفاظ میں کہا اور وہاں ان کی کابینہ کے تمام وزیر موجود تھے کہ ہندوستان اور پاکستان کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔' اس وقت پوری کابینہ بھی نابینا بنی رہی اور صدر بھی خاموش تماشائی بن کر بیٹھا رہا۔

(آوازیں - شیم۔ شیم)

And today you have audacity to challenge a Prime Minister who represents the mandate of the people, whom mandate was explicitly given in the election of 18th of February. He went as the leader of the Pakistan. He did not go like Shaukat Aziz or like their Prime Minister who went there as leader of the client state and that is the difference, Mr. Chairman.

اگر آج یورپ یا امریکہ میں ایک hostile press پاکستان کو مل رہا ہے تو اس کا مقصد یہی ہے اور western press hostile اس لیے ہے کہ Pakistan is no longer singing the American tune as it was at that time. پاکستان نے بڑے واضح الفاظ میں یہ بات کہی ہے کہ ہماری strategy on the war on terror or the fight against terror جنرل مشرف اور مسلم لیگ (ق) کی strategy سے مختلف ہے۔ اور وہ strategy شہید محترمہ بے نظیر بھٹو نے جب وہ زندہ تھیں، دی تھی۔ انہوں نے اس strategy کو، اس philosophy کو out line کیا تھا اور وہ doctrine three prongs ہے، وہ doctrine No. 1. Believe in

engaging in dialogue. یہ مسئلہ ہمارا ہے، اس کو بہتر طور پر حل کرنا ہم جانتے ہیں۔ ہم نے ضیاء کی پالیسی بھی دیکھی ہے جسے یہ آج بھی support کرتے ہیں، جس کے backlash میں پاکستان کی سوسائٹی میں kalashnikov culture نے جنم لیا۔ ہم نے وہ پالیسی بھی دیکھی۔ ہم نے جنرل مشرف کی یہ پالیسی بھی دیکھی جس نے اس ملک کو destabilized کر دیا۔ جب آج ہم internal terrorism کی بات کرتے ہیں اور internal polarization کی بات کرتے ہیں تو یہ تمام کی تمام چیزیں اس پالیسی کی مرہون منت ہیں۔ جناب والا! ہمارا پہلا قدم اس پالیسی کا ہے to engage in dialogue اور دوسرا قدم اس پالیسی کا ہے کہ you have to win the hearts and minds and Mr. Chairman, you can only win the hearts and minds اگر آپ ان علاقوں میں اقتصادی ترقی کریں گے، جب آپ وہاں کے لوگوں کو، وہاں کے عوام کو political main stream میں لے کر آئیں گے اور اس پالیسی کا تیسرا جزو ہے the selective use of force. The selective use of force but under a political dispensation. جب ایک political dispensation ہوگی تو پھر ایک selective use of force ہو سکتا ہے اور آپ نے دیکھا کہ شروع دن سے جب سے یہ coalition government معرض وجود میں آئی ہے تو United States کی طرف سے dialogue کی مخالفت ہوتی چلی آئی ہے۔ اس لیے اگر آج western press اور western media پاکستان کے وزیر اعظم کے visit پر hostile ہے تو اس کی بنیادی reason یہ ہے کہ Pakistan is no longer playing the role of following the bagpiper. جناب چیئرمین صاحب ! یہ واضح فرق ہے۔

جناب چیئرمین! یہاں پر یہ کہا گیا کہ وہاں پر پاکستان کا point of view مکمل طور پر نہیں بتایا گیا - No. 1. Pakistan's point of view, it was strongly reiterated that Pakistan will not tolerate any infringement on its territorial sovereignty.

یہ بات امریکہ میں بڑے واضح الفاظ میں وزیر اعظم نے کہی ہے کہ پاکستان کسی بھی قیمت پر اپنی territorial sovereignty پر infringement برداشت نہیں کرے گا جب کہ اس کے برعکس پاکستان کی territorial sovereignty کو، پاکستان کی

economic sovereignty کو، پاکستان کی financial sovereignty کو بین الاقوامی مالیاتی سامراج کے ہاتھوں گروی رکھ دیا گیا اور آج ہمیں یہ طعنہ دیا جا رہا ہے کہ ہم پاکستان کی integrity کو اور پاکستان کی sovereignty کو defend نہیں کر سکتے۔

جناب چیئرمین! اس floor پر کی گئی وہ debate یاد کریں جب یہاں سے کھڑے ہو کر PML(Q) کی گورنمنٹ نے جو امریکی attack کیا گیا تھا، اس کو خود own کیا تھا اور فرق آپ دیکھیں کہ جب پہلا امریکی attack coalition government میں ہوتا ہے تو اسی floor پر آپ کے سامنے میں نے یہاں پر آ کر بتایا کہ the American Ambassador was summoned that evening to the Foreign Office and a de'marche was given.

کہاں یہ کہ وہ ان کے actions پر یہ کہتے تھے کہ یہ ہم نے کئے ہیں۔ کہاں یہ کہ اب اپنی sovereignty کو defend کرنے کے لیے Foreign Office امریکی سفیر کو بلا کر ایک de'marche issue کرتا ہے۔

In contradiction to the past traditions, I have already said that Mr. Chairman, the emphasis by Bush in his press talk on Pakistan's sovereignty, clearly indicates that the issue was vehemently raised by the Prime Minister. It also reflects that unilateral US action in Pakistan's tribal areas came under constant discussion in these meetings. I have already spoken to you on the question of the three pronged strategy.

اور پھر جناب چیئرمین! آئی ایس آئی کی بات کی گئی اور آئی ایس آئی کی جب بات کی گئی تو پاکستان کی establishment کا کھانا ہضم نہیں ہوتا جب تک کہ شہید ذوالفقار علی بھٹو پر تنقید نہ کی جائے اور حسب عادت وہ تنقید کی گئی اور حسب عادت ہم نے وہ تنقید سنی۔ کیونکہ تاریخ اور پاکستان کے عوام، پاکستان کے غریب اور محنت کش اس کو امر کر چکے۔ لیکن پھر بھی کہا گیا کہ شہید ذوالفقار علی بھٹو نے آئی ایس آئی کا political wing بنایا۔ جناب چیئرمین! یہاں پر وہ صاحب فاضل ممبر کی حیثیت سے موجود ہیں اور مجھے یقین ہے کہ وہ میری اس بات کی تردید نہیں کریں گے، کیونکہ یہ ان کے اپنے ہاتھ کی لکھائی ہے اور وہ فاضل ممبر ہمارے ممبر

بھی نہیں ہیں ۔ وہ فاضل ممبر پی ایم ایل کیو کے ممبر ہیں لیکن وہ فاضل ممبر آئی ایس آئی کے چیف رہ چکے ہیں ۔ ایک بار پہلے جب یہ بحث چھڑی اور یہی بات دہرائی گئی کہ شہید ذوالفقار علی بھٹو نے آئی ایس آئی کا political wing بنایا تھا تو

I salute him, sir, for his courage, for his truthfulness and for his forthrightness and he says that "ZAB assigned a secondary role to ISI for reporting on internal situation. A wing was created with detachments in major cities to appraise the government about internal happenings. It had nothing to do", I repeat, "It had nothing to do with politics. Different governments, particularly during the military regimes have used this internal wing for political purposes". This is not what I have said. This is what a representative of the institution, itself has said

جناب چیئرمین! پھر کہا گیا کہ امریکہ نے آئی ایس آئی کے خلاف allegations لگائے اور اس پر بڑی برہمی اور ناراضگی ظاہر کی گئی اور حکومت اس پر خاموش بیٹھی ہے ۔ پہلی تو بات یہ ہے کہ حکومت اس پر خاموش نہیں ہے ۔ حکومت نے اس کو outrightly reject کر دیا ہے ۔ لیکن جناب! امریکہ کو اس بات کی عادت کس نے ڈالی؟ امریکہ کو اس بات کی اجازت کس نے دی کہ پاکستان کے ریاستی ڈھانچے کے بارے میں وہ نکتہ چینی کر سکے؟ حکومت کا حصہ پی ایم ایل کیو تھی ' coalition کی جماعتیں نہیں تھیں ۔ جب جنرل مشرف نے ڈاکٹر قدیر پر پریس کانفرنس میں ایف۔ آئی۔ آر لکھی اور یہ کہا کہ ہاں! پاکستان کے ریاستی ادارے ایک حد تک involved ہیں proliferation میں تو جناب! راستہ تو آپ نے ان کو کھول کر دیا اور اس وقت جھنڈے آپ کے تھے ۔لیکن جھنڈوں سے الگ ہونا تو دور کی بات ہے' ایک احتجاج کرنا بھی آپ گوارا نہ کر سکے اور آج ہمیں کہا جا رہا ہے ' جنہوں نے واشنگٹن میں بیٹھ کر یہ بات کہی کہ یہ سراسر غلط ہے اور یہ نیویارک ٹائمز کی سٹوری ایک larger سٹوری ہے جو جان بوجھ کر اس وقت لائی گئی ہے جب وزیر اعظم پاکستان کا دورہ واشنگٹن میں ہو رہا ہے ۔ پھر جناب چیئرمین! ہمیں یہ کہا گیا کہ ہم ہندوستان کو خوش کرنا چاہتے ہیں اور جب ہم ہندوستان کو خوش کرنا چاہتے

ہیں تو ہمیں یاد دلایا گیا لیکن اپنے ہی دور کے اخبار کی cutting بھول گئے۔ ہمیں یاد دلایا گیا کہ آپ نے تو کشمیر کا بورڈ اتار دیا تھا ۔ بھول گئے کہ اس کی تردید ان کے ہی دور میں آئی ۔ لیکن میں اس پر کیا کہوں جناب چیئرمین! کشمیر کا بورڈ اتارنے کا آج ہمیں جو طعنہ دیتے ہیں' ان کو میں کیا کہوں کہ جب ہندوستان کا وزیر اعظم اسلام آباد آ رہا تھاتو غوری میزائل کا جو مجسمہ چوک میں لگا ہوا تھا ' وہ جنرل مشرف نے سی ڈی اے کے ذریعے اتروایا اور اس کی تصویریں پاکستان کے تمام اخبارات میں چھپیں ۔ اس وقت کڑاکے نہیں نکالے گئے ۔ اس وقت یاد نہیں آیا۔ اس وقت حب الوطنی یاد نہیں آئی ۔جناب چیئرمین! بات اگر کریں تو بہت آگے جاتی ہے ۔ جہاں تک پارلیمان کا تعلق ہے ۔ تیل کی قیمتوں کی بات ہوئی ۔ تیل کی قیمتوں کے ساتھ جو گل کھلایا' وہ جب پرسوں یا چوتھ' فنانس کی debate ہو گی تو اس میں ' میں آپ کے سامنے بات کروں گا۔ پارلیمان کی بات ہوئی' ہمیں وعدہ یاد دلایا گیا' لیکن شاید بھول گئے کہ پہلے سیشن میں انرجی کی سیر حاصل debate اس floor پر ہوئی ۔ Coalition حکومت کی پہلی policy statement انرجی پر آئی ۔

(اس موقع پر ایوان میں اذان مغرب سنائی دی)

Mr. Chairman: I will seek the guidance of the House.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I will just take two minutes and then ...

جناب چیئرمین ، اس کے بعد ہمارے تین colleagues جو travel کر رہے ہیں they wanted to be given a chance today. آپ دو منٹ میں ختم کر لیں پھر ہم----

(مداخلت)

جناب چیئرمین ، دو منٹ میں ختم کر لیں' پھر وقفہ کرتے ہیں۔ اس کے بعد جو باقی speakers ہیں' جو travel کر رہے ہیں' ان کو بعد میں لے لیتے ہیں۔ دو منٹ میں ختم کر لیں' پھر وقفہ کر لیتے ہیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: پھر کتنے بجے تک چلائیں گے؟

جناب چیئرمین، نو بجے تک۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، دو منٹ میں ختم کرتے ہیں، پھر نماز کے لیے وقفہ کرتے ہیں۔

سینیٹر کامل علی آغا، باقی وقفے کے بعد کروالیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، میں دو منٹ لوں گا، وقفے کے بعد بات کرلوں گا۔

Mr. Chairman: We will adjourn for *Maghrib* prayers now and *Inshallah* reconvene at 8:30 sharp.

(The House was then adjourned for Maghrib prayers)

(بعد نماز مغرب اجلاس کی کارروائی زیر صدارت جناب چیئرمین (جناب محمد میاں سومرو)دوبارہ شروع ہوئی)

Mr. Chairman: Mr. Raza, you have the floor.

سینیٹر میاں رضا ربانی، Thank you sir. جناب چیئرمین! میں عرض کر رہا تھا کہ اگر آپ joint communique کو بھی دیکھیں تو اس میں پہلی دفعہ economic and military assistance کو الگ کیا گیا ہے اور 115 million in food security دی گئی ہے out of which 42.5 million will be extended during the year, coming nine months. The two sides have reiterated their commitment to the establishment of the reconstruction opportunity zones, direct flights between Pakistan and the US by the end of 2008 and the two countries will be calling a meeting of the joint council under the investment accord in September, 2008 and Pakistan US Industrial talks will be held on the

11th of August, and then there is also in the joint communique that cooperation between the Frontier Corps and other forces would be further extended. The US will consider extending military aid to enhance the capacity of the Pakistan Army. The F-16 issue, the final delivery of the aircraft was given and a very exhaustive conference on the Thar Power Project was held for soliciting foreign investment which met with success. There was also the initiation of the 15 billion dollars bill which would be 15 billion dollars over the next ten years. So, even if you look at it from that point of view it was a success

آخر میں جہاں تک issues کو پارلیمنٹ میں لانے کی بات ہے، میں عرض کر رہا تھا کہ پہلی energy statement وہ floor of the House of the Senate پر ہوئی۔ پہلی Foreign Policy کی statement مخلوط حکومت کی آپ کو یاد ہوگا پہلے اجلاس میں سیر حاصل بحث کے بعد یہاں پر floor of the House پر ہوئی۔ Internal Law and Order کے اوپر debate بھی on the floor of the House ہوئی ہے۔ ہم پارلیمان کی بالادستی پر یقین رکھتے ہیں اور یقیناً تمام policies پر ہم چاہیں گے کہ پارلیمان کے اندر بحث ہو۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اپوزیشن جمہوریت کا ایک حصہ ہے اور ہم ان کی آراء کو اہمیت دیتے ہیں۔ ہم چاہیں گے کہ اس مشکل وقت میں جو وفاق پاکستان کے سامنے ہے، نہ صرف externally, internally اور economically بھی ہم چاہیں گے کہ تمام جماعتیں اس کو آگے لے کر چلیں اور coalition government کو جو بھی مفید مشورہ اپوزیشن کی طرف سے آئے گا ہم اس مشورے کو قبول کرنے کے لیے تیار ہیں۔ میں یہاں floor of the House پر ایک بار پھر اس بات کو reiterate کرنا چاہتا ہوں کہ issues, coalition government سے abreast ہے اور coalition government نے issues کی طرف صحیح سمت میں direction اختیار کی ہے۔ یہ جان بوجھ کر ایک impression create کیا جا رہا ہے کہ جناب! مخلوط حکومت dether کر رہی ہے

There is no dethering on the part of the coalition government. The coalition government is abundantly clear on its issues on the way it is to take and we would like to reiterate that the government is here to stay, the government will *Insha-Allah* fulfil its five years tenure and that it is not going to be possible for anybody to use any extra constitutional means because this government has come in with the mandate of the people which is expressed on 18th of February. Thank you very much sir.

(Thumping of desks)

Mr. Chairman: Mr. Javaid Ashraf Qazi.

(Interruption)

Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Sir not a single Minister has bothered to come, this is the supremacy of Parliament

اگر یہ اس کو supremacy of Parliament کی respect کہتے ہیں تو اللہ جانے کہ اصل supremacy کب ہو گی۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، تین وزیر یہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ سن لیں۔

Foreign Minister was here when the honourable Leader of the Opposition was making speech.

(مداخلت)

Mr. Chairman: But he will convey to them. Leader of the House will convey.

سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی، جناب! کراچی اندھیرے میں ہے، پیسہ باہر لٹ رہا ہے اور سب سو رہے ہیں۔

God knows what is happening to this country and what's happening to the nation, what is happening to us, what is happening internationally and yet nobody is intersted. This government is not at all interested, it is showing no respect whatsoever to Parliament. Parliament has the right to have the Ministers present when the members discuss the things.

(Interruption)

Senator Mian Raza Rabbani: Why was he sitting quiet when it use tobe only Kamil Ali Agha and the honourable Leader of the House. Why did he sit quiet at that time.

(Interruption)

Mr. Chairman: We have another Minister to ascertain and Mr. Javaid Ashraf Qazi, you have the floor please.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, there are two officials of the Foreign Ministry who are present over there. Two officials of the Foreign Ministry who are sitting over there.

(مداخلت)

سینیٹر کامل علی آغا، جناب چیئرمین! میں عرض کرنا چاہتا ہوں ' اس میں کوئی شک نہیں کہ جب میں تقریر کر رہا تھا تو وزراء موجود تھے لیکن یہ جو debate ہو رہی ہے یہاں قومی سلامتی کے مسئلے پر بات چیت ہو رہی ہے تو میری حکومت سے درخواست ہوگی کہ وہ سنجیدگی کا مظاہرہ کرے۔ یہ قومی سلامتی کا معاملہ ہے۔ National integrity پر جو بحث ہو رہی ہے اس میں ان کی شرکت ضروری ہے۔ یہ طعنہ دینے والی بات نہیں ہے کہ ہم کیا کرتے رہے۔ ہم تو نالائق لوگ تھے' یہ تو لائق لوگ ہیں ' انہوں نے تو یہ دعویٰ کیا کہ یہ نالائق ہیں اور ہم آ کر معاملات کو حل کریں گے۔ الحمدللہ یہ اس بات کے دعویدار ہیں کہ ہمارے اقتدار کے دوران بحث

میں کبھی ایسا نہیں ہوا، کوئی ایک مثال ایسی نہیں ہے کہ کوئی سنجیدہ گفتگو ہو رہی ہو، کسی قومی مسئلے پر بات ہو رہی ہو تو متعلقہ وزیر تشریف فرما نہ ہو۔ آپ ریکارڈ اٹھا کر دیکھ لیں یہ کبھی نہیں ہوا۔ یہ بحث والی بات نہیں اگر یہ تقابل کر رہے ہیں اور یہ سنجیدہ ہیں، یہ واقعی سنجیدہ ہیں تو پھر ہم کہیں گے تو ان کو شکایت ہو گی۔

آپ خود ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں

ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی

جناب! یہ اپنے آپ کو دیکھیں اور پھر بات کریں۔ یہ کوئی flair up ہونے والی بات نہیں ہے۔ میرے خیال میں debate کو جاری رکھا جائے اور طعنہ بازی میں نہ پڑا جائےکیونکہ ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں۔

جناب چیئرمین، House کے دونوں طرف سے sentiments آ گئے ہیں۔ رضا صاحب نے بھی سنا ہے۔ Ministers آئے ہیں، آگے بھی وہ آتے رہیں گے۔ Javaid Ashraf Qazi Sahib.Raza Sahib will try to get more Ministers but you will make sure in the meantime and the other officials will do so. جی جاوید اشرف قاضی۔

Senator Lt. Gen. (Retd.) Javed Ashraf: Mr. Chairman, Pakistan has never been faced with more serious threats to its security, solidarity and integrity than today. After 1965 and 1971 wars this is the period in which we have very serious threat to our very existence, both external as well as internal. When I say external, don't look at the borders that they are peaceful at present but you find the trend. Look at even Mr. Karzai who is no more than Mayor of Kabul even having the guts to threaten Pakistan. He cannot do it alone. It is on behest of somebody else. Firing on LOC has restarted, why? There has been no violation from

Pakistan side. It is by a design. All this is actually helping internal destabilization of Pakistan which is the actual aim. Internal destabilization is going on and our NWFP province is the first target for that. They would like to establish a client state in that part of our country and gradually expand it to the rest of the country. We must be aware of this design of our enemies because it is not just one. It so happens that they have all joined hands and at this juncture we need unity. We don't have to do point scoring. I would like to point out that here we all need to put our heads together and face the realities by simply ducking under the sand and saying no, no, it is not our people who are doing the suicide bombings or blasts, it is foreigners, we fool ourselves. They are squarely our people, misguided people, wrongly motivated people whatever you may like to assign but let's face the facts that these are the people from within our own territories, of course, supplemented by the Afghan *Mujahideen* or Afghan refugees, I would not say *Mujahideen*. They are no *Mujahideen*, I don't call them *Mujahideen* who kill their own Muslim brothers, who kill innocent children and women. I would like to say here that the philosophy presented by Mr. Raza Rabbani was what needs to be followed but unfortunately, it so happens that these people don't understand the language of peace. I think the new Government of ANP which believes in non violence, tried their level best in Swat, they went out of the way to ensure that there is peace but they continued to burn the girls' schools, they continued to distrub the law and order. They continued to attack and burn the Government buildings and kill the police

personnels.

Sir, these elements are there to destablise Pakistan. This is the threat to Pakistan and we need to be talking about the threats to our country, not who did what. I don't say any Government is unpatriotic. I think all Governments in Pakistan were patriotic. All who came to power in Pakistan had the best of Pakistan in their heart. Nobody was an enemy of Pakistan but you can fault, at times, decision making can go wrong, it can go right but it is the intention that matter and during this period when the Armed Forces are there; when there is no declared war, who protects the solidarity of Pakistan? It is the ISI. It is our Inter Services Intelligence and that is why today you find it the target of all the enemies of Pakistan. Americans don't like ISI because to their designs also it is the ISI which is a bulwark. People don't know even 1/10th of the work that ISI does because the common perception is that ISI only probably does political manoeuvring and makes and breaks, that is not the job of ISI. If ISI has been misused by people that is their fault to misuse it. It is not ISI's fault. ISI is an instrument as one of my predecessors says it is a very sharp sword. It depends on the hand that deals it or who uses it. ISI is an instrument for safeguarding the integrity of Pakistan, not for political revenging, not for use as a political instrument and that is why I agree when it is said that there is no political cell or wing in the ISI. If there was one due to constant demand from within the country, some Prime Minister would have abolished it. Why has it not been done because it does not exist, so what do you abolish? I will come to what is

there and what is not to clarify that and yet one very adverse step that has been taken and I will mention it that is placing the ISI under the Interior Division with which it has no connection whatsoever. This decision is yet to be reversed. I don't understand why the notification has not yet been issued reversing the decision when all its ramifications, adverse ramifications have been pointed out to the Government. No rationale was given and no one was consulted. There were some wrong statements made that Army was consulted and so on. I know for a fact, President was not consulted. Chairman, Joint Chiefs who is responsible for all Inter Service Organizations was not consulted. The Army Chief was not consulted and yet a decision of far reaching consequence was taken. Is Prime Minister not capable of tasking the ISI and getting reports from the ISI? That he needs some other minion to do that job. We just heard that Prime Minister is a very capable man. Well. I don't dispute that but then he should have a firm grip on the agency, He is a boss of this agency. It reports to the Prime Minister. Why does he need to put it under somebody who has no concern with the ISI.

Sir, I would like to ask who in Interior Division understands the dynamics of threat perception, operational strategy, intelligenc estimates or hypothesis which are the main roles and functions of the ISI? Will General Rehman Malik or General Kamal Shah used all this information that is provided or is it some other hidden purpose behind this move? Was it mal-intention or incompetency? I would like to give the benefit of doubt to them that there was no malintention but then they have to

accept that there was some incompetency or lack of understanding of the ISI's role. What are the functions and the roles of the ISI, I would like to clarify that 90% of the ISI's effort goes on external intelligence, whether it is technical, operational intelligence, whether it is human intelligence, out of 7, 6 wings are devoted towards this side which is all military function, nothing to do with civil. There is only one way which is counter intelligence wing whose main task is to safeguard the internal dynamics of Pakistan which means that there should be no internal subversion that the enemy spies are not allowed to operate within Pakistan and they are caught. So, basically the anti-espionage functions are there and this counter intelligence wing was the one which was assigned the task of giving intelligence summary of happenings everyday by Late Mr. Bhutto the role which is misunderstood sometimes as political role. There was no make or break of political people involved in that role but ISI, I would agree has been misused in that role. Either the Governments have made an effort to use the ISI for that role or when the military leaders came to power because the Army Chief and the Chief Executive got combined in one person and he did not have a political party to support him. ISI's tentacles which throughout the country to do the counter intelligence were used, which was wrong, which should not be done and therefore, we accept that but then it does not mean that you abolish the counter intelligence wing because that function is an extremely important function and that is required. So, it is not the fault of ISI if it was misused.

Most people identify ISI unfortunately only with the past role that it was used. Now our enemies would like to destroy the ISI because it is the front line during the peace time. Our Armed Forces would have a naked front in case the ISI was removed and therefore, they target the ISI. As far as the Americans are concerned, this is a typical strategy with them that they would blame, they would tell lies before they destroy somebody and this shows their intention. Look at what they did in Iraq. There were no weapons of mass destruction but a continued propaganda was done that there are weapons of mass destruction before they went into action. Here continuously they are blaming the ISI that ISI has done that and ISI is doing this but when they are asked for to produce proofs, they just laugh because there are no proofs. These are simple allegations.

Mr. Karzai is nothing but a mouth piece who is parroting the same. Look at what the Indians are doing in Afghanistan. Why do they need six, seven or ten consulates in Afghanistan, they have zero trade with Afghanistan. There are 14 of them and they are there because that is from where they are fanning insurgency in Pakistan, subversion in Pakistan, sending the arms and ammunition into Pakistan. We need to be aware of all what is going on on our borders. This august House should look at all these things dispassionately.

Sir, I would like to explain a few more allegations and I think this needs to be understood. It is said and again our enemies say, there are rogue elements in ISI. By rogue elements they mean they are ones who have linkages with the old *Mujahideen*. That war of independence of

Afghanistan against the Soviet Union today is 20 years old. Where are those people? They have long time ago gone and retired. None of them is today in the ISI. So how can there be those rogue elements still present.

Secondly, these *Taliban* are not the same *Mujahideen* who fought against the Soviet Union, at least not the foreign elements. Where were the Uzbeks, Tajiks, Kazakhs, Chechens, all these elements during that war of independence. Sir, they were part of the Soviet Union's army. They were fighting against the Mujahideen. These people never had any truck with the ISI. These people are those who have run away now from the present regimes from where they escaped and came to Afghanistan and after they were driven out from Afghanistan, they have come to our tribal area. They are involved very much in what is going on today.

As far as the "state within a state" allegation is concerned, how can there be a state within a state when nobody stays in ISI more than 2-3 years. These are serving officers in uniform who come for 2-3 years and they go back to their units and their new batch comes. So there is no old hold-overs. Then, they are under the military law. The Prime Minister can sack the DG, ISI. Some people laugh and they say which Prime Minister will dare. Sir, I can tell you three DGs, ISI were sent home prematurely for taking part in politics because it is not allowed. I know of DG, ISI whom one of the civilian Prime Minister sacked when he was visiting his units in Quetta. He was told that you will not come back to

ISI headquarters, you report back to GHQ. That is the power of the Prime Minister if he exercises it because it is a subordinate organization, directly placed under the Prime Minister. If a Prime Minister cannot exercise it then that is not the fault of the organization because DG, ISI is appointed by the Prime Minister and can be removed by the Prime Minister.

Sir, given leadership, good Prime Minister, good civilian leadership, ISI can do wonders. It can be of great assistance. Here, I would like to quote from the leader of the party in power, who was my leader too when I was the DG, ISI and I am talking of Mohtarma Benazir Bhutto. This is her book, the last book she has written 'Reconciliation, Islam, Democracy and the West'. On page 208, now I quote, she says,

"I had good relations with ISI when supported my government by remaining neutral during the days when terrorist activity was at its hike. The military and intelligence were pleased that my government had withdrawn the army from Karachi relying instead on police and paramilitary troops to aid the government in restoring peace. They helped us in reforming the political 'madressas', they helped us uncover coup attempt against my government."

Sir, that is the role of ISI to work in harmony with the political government so that there is no displeasure, not to work for political government in politics, not to work against the political government for politics. That is the only way, you let the ISI function and not that you belittle the ISI by putting it under Interior where it has no function

whatsoever because it is mainly a military organization dealing with military threat and you are asking it to report to Interior Division which has no clue about the military threats.

I wonder why has this notification not yet been cancelled? Why is this government dragging its feet on it because it is hurting the ISI, it is lowering the morale of the ISI, it is creating bad blood. Sir, I would urge my colleagues across the aisle that this must be done without any undue delay because ISI must be free to perform its actual role. It must be free in their minds, it must know that the nation values its services. I could go on recounting the jobs done by ISI but that is not the occasion, all I would say is that the threats to Pakistan which exist today need the ISI reinforce and not demoralize and cut down. Thank you.

Mr. Chairman: Dr. Kauser Firdaus....

Senator Mian Raza Rabbani: A point of clarification.....

Mr. Chairman: Dr. sahiba, I am sorry.....

Senator Mian Raza Rabbani: Just one point. I apologize, this is the second time I have intruded on her time. Just one point of clarification and that is that it was repeatedly said that the ISI is under the Interior Ministry on the 26th of July, 2008, a press release was issued and in that it was very categorically stated that the ISI will continue to perform its functions under the Prime Minister and that the earlier notification had been misunderstood and misconstrued.

(Interruption)

Mr. Chairman: Let's hear the honourable Leader of the House...

Senator Mian Raza Rabbani: Sir. I do not interrupt the honourable Leader of the Opposition. Sir, it will continue to function under the Prime Minister and that this was done with the sole purpose of greater cooperation between the external role and the internal role of the two since both are getting intermingled and I agree that the ISI has a greater external role but the external role is now also being reflected internally which was being looked after by the Ministry of Interior. So, it still continues to function under the Prime Minister. A more detailed notification to this effect is being worked out at the Prime Minister's Secretariat which would be issued shortly.

Senator Lt. Gen. (Retd.) Javed Ashraf: Sir, my friend Leader of the House is a great expert in hiding the facts behind the screen of beautiful words but the fact on ground is that as per the notification, ISI is placed under the administrative, financial and operational control of Interior Division. This notification is yet to be cancelled. It means total control, it means they can even post the officers out and in. They can shift the officers. They can withhold the budget. They can demand tasks, they can task them. That is the meaning of all this. At present or previous to this notification, the situation was that ISI administratively and financially was under the Ministry of Defence. They got their budget from the Ministry of Defence and the administrative authority was the Ministry of Defence. But operationally, it was under the Prime

Minister.

Sir, I have been also in the government long enough to know that another notification only can cancel a notification. A press release or an explanation does not cancel a notification.

(Desk Thumping)

The situation on ground is that despite this explanation legally and practically, ISI is under the Ministry of Interior whole sole bag and baggage, in all functions today. It needs a notification and I would urge the Leader of the House that they must issue a notification to actually explain what he said verbally. Thank you sir.

Mr. Chairman: Dr. Kauser Firdaus.

سینیٹر ڈاکٹر کوثر فردوس ، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب بہت شکریہ۔ آج internal and external threats اور پاکستان کی security پر بات کرتے ہوئے میں آپ کی اور اس معزز ایوان کی توجہ قوم کی ایک بیٹی اور بہن کی طرف دلانا چاہتی ہوں جس کا نام ڈاکٹر عافیہ صدیقی ہے۔امریکہ سے نیورولوجی میں پی ایچ ڈی کرنے والی تیس سالہ خاتون، تین بچوں کی ماں، 30th March, 2003 کو کراچی سے بچوں سمیت اغوا ہوئی۔ اس وقت کے وزیر داخلہ فیصل صالح صاحب نے تو یہ کہا کہ وہ خیریت سے ہیں اور گھر والوں کو یہ پیغامات ملتے رہے کہ زبان بند رکھیں ورنہ عافیت نہیں ہے۔ اس کے بعد معظم بیگ جو بگرام اور گوانتاناموبے میں رہے اور رہا ہونے کے بعد انہوں نے ایک کتاب لکھی۔ اس میں رات کے وقت چیخوں کی آواز آنے کا ذکر کیا جو ایک خاتون کی تھیں تو برطانوی نو مسلم ریڈلی جو خود طالبان کی قید میں افغانستان میں رہی تھی وہ افغانستان گئی۔ اس نے آ کر بتایا اور جناب! یہ بھی یاد رہے کہ افغانستان میں طالبان کی قید میں رہنے کے بعد ان کے حسن سلوک سے متاثر ہو کر ہی یہ مسلمان ہوئی تھی۔ اس نے بتایا کہ قیدی نمبر 650، اس کا نام بھی نہیں لیا جاتا، اس کو نمبر

دے دیا گیا ہے جو مردوں کے ساتھ رکھی گئی ہے۔ ضروریات کی فراغت کے لیے بھی اسے الگ سے کوئی facility نہیں دی گئی بلکہ مردوں کے ساتھ ہی دی گئی ہے اور اس پر اتنا تشدد کیا گیا ہے کہ وہ ذہنی توازن کھو چکی ہے اور یہ جو چیخیں ہر وقت بلند ہوتی ہیں، وہ اس کی ہیں۔ جناب! اس پر بھی ہماری وزارت کے ترجمان نے لاعلمی کا اظہار کیا ہے کہ ہمیں کوئی علم نہیں ہے کہ کوئی پاکستانی خاتون افغانستان کے کسی قیدخانے میں موجود ہے ۔ جناب! اس پر آج کی جو خبر آئی ہے کہ ڈاکٹر عافیہ افغانستان میں امریکہ کے قیدخانے میں ہے ، FBI کی تصدیق۔ امریکی تحقیقاتی ایجنسی نے تصدیق کی ہے کہ پانچ برس قبل کراچی سے لاپتہ ہونے والی امریکہ پلٹ پاکستانی ڈاکٹر عافیہ صدیقی زندہ ہے اور افغانستان میں ایک امریکی قیدخانے میں موجود ہے۔ اس کے بعد اخبار میں لکھا ہے کہ جمعرات کے روز ایف بی آئی کا ایک ایجنٹ ہوسٹن میں مقیم ڈاکٹر عافیہ صدیقی کے بھائی کے گھر گیا اور انہیں بتایا کہ ان کی بہن افغانستان میں قائم ایک امریکی قید خانے میں زخمی حالت میں موجود ہے۔ جناب والا! یہ اطلاع بھی جو ان کو دی گئی اس کی بھی وضاحت ہے ۔ یہ اطلاع انسانی حقوق کی ایشیائی تنظیم کی اس یاد داشت کے بعد سامنے آئی جس میں اقوام متحدہ اور انسانی حقوق کے اداروں سے ڈاکٹر عافیہ کی رہائی کے لیے اپنا اثرورسوخ استعمال کرنے کی اپیل کی گئی تھی۔ اس ساری کارروائی کے جواب میں پاکستان میں ڈاکٹر عافیہ کے اہل خانہ کو ملنے والی دھمکیوں کا سلسلہ بڑھ گیا ہے۔

جناب والا! اب جبکہ ایف بی آئی نے بھی اقرار کر لیا ہے، شواہد موجود ہیں تو کیا میں توقع کر سکتی ہوں کہ اس پاکستانی خاتون کو امریکی جیل سے نکلوایا جائے گا۔ اسے واپس پاکستان لایا جائے گا۔ اس کے بچوں کو بازیاب کیا جائے گا اور جناب والا! میں یہ بھی کہتی ہوں کہ قوم جواب مانگتی ہے اور قوم کو جواب دیا جائے کہ ایک پاکستانی خاتون کو جرم ثابت کیے بغیر کیوں ہماری agencies اور غالباً ISI نے اغوا کیا تھا؟ کیوں اسے ایف بی آئی کے حوالے کیا تھا؟ اور کیوں ان اطلاعات پر ہماری کسی وزارت نے معلومات اکٹھی نہیں کیں اور کیوں وہاں پر ابھی تک وہ لاوارث پڑی ہوئی ہے؟ جناب والا! مجھے امید ہے کہ میری اس درخواست پر ضرور غور کیا جائے گا اور اس کے لیے جلد کوئی کوشش کی جائے گی۔ جناب والا! تانے بانے تو سارے وہی ہیں اور کڑیاں ساری وہیں ملتی ہیں اور مجھے حیرت ہے کہ ہم سب کہتے تو یہی ہیں کہ

امریکہ نے یہ کیا' امریکہ یہ کر رہا ہے ' مگر پھر ہم اسی امریکہ کے آلہ کار بنے ہوئے ہیں۔ اس کے اندر کیا راز ہے ؟ کیا مجبوری ہے؟ کب ہم اس مجبوری سے نکل سکیں گے؟ میرا خیال ہے کہ آپس کے blame game کی بجائے اپنا وقت بھی گزارنے اور ضائع کرنے کی بجائے میری اپنے بڑوں سے درخواست ہے کہ ہم آپس میں مل بیٹھ کر اس مسئلے کا حل سوچیں جو اس وقت ہمارے ملک کی security کو درپیش ہے کہ ہم اپنی قوم کی بیٹیوں کی حفاظت کرنے میں بھی نااہل ثابت ہو رہے ہیں۔

جناب والا! میں آپ کی توجہ اس طرف بھی دلانا چاہتی ہوں' یہ کل کی بات ہے اور بالکل آپ کے پاس کی بات ہے کہ لال مسجد اور جامعہ حفصہ کا جو واقعہ ہوا تھا' ہمیں اس کی آج تو ذرا سی تحقیق کرنی چاہیے ۔ ہمیں آج تو اس کی وجوہات پر غور کرنا چاہیے ۔ ہمیں آج تو اس کے اوپر جو ہمارا ردعمل تھا اور جو کچھ ہم نے کیا اس کا جائزہ لینا چاہیے ۔ جناب والا! میرا تجزیہ ہے کہ ہلاشیری دینے والی بھی حکومت تھی اور فوج کے ذریعے اتنا بڑا operation کرانے والی بھی حکومت خود تھی۔ نہ وہاں سے دہشت گرد نکلے' نہ وہاں سے اسلحہ کے ڈھیر نکلے۔ اگر تھے بھی ، میں کہتی ہوں کہ اتنا بڑا operation کرنے کی ضرورت نہیں تھی کہ ساڑھے تین ہزار طالبات کو جلا دیا جاتا' ان کو ختم کر دیا جاتا' فاسفورس ڈال کر ان کے نشانات مٹانے کی کوشش کی جاتی ۔ جناب والا! ایسا بھی ہو سکتا تھا کہ انہوں نے حکومت کی writ کو challenge کر کے جو اقدام کیے تھے اس پر حکومت کے اندر ایک ضابطہ بھی موجود ہے کہ ان کو اس کے مطابق سزا دی جائے۔ جتنے لوگ مجرم تھے ان کو پکڑا جاتا اور ان کو سزا دے دی جاتی اور اعلانیہ دی جاتی' میرا نہیں خیال کہ کوئی اس کی نفی کرتا لیکن جو طریقہ اپنایا گیا وہ بالکل غلط تھا اور جس حد تک وہ فورس استعمال کی گئی وہ بالکل درست نہیں تھا اور وہ بعد میں سامنے آ بھی گیا کہ وہ کس کی خوشنودی کے لیے تھا کہ ہم دہشت گردی کی جنگ میں دیکھیں کس طرح سے شامل ہیں اور کس طرح سے لوگوں کو ختم کر رہے ہیں۔ جناب والا! یہی کھیل اب سوات کے اندر کھیلا جا رہا ہے۔ لال مسجد چھوٹا مقام تھا اب سوات کا ایک بڑا میدان ہے جس کے اندر یہی operation ہو رہا ہے۔ وہ آپ کے ٹی وی چینلز نے دکھا دیا تھا' قوم آگاہ تھی۔ آج ٹی وی چینلز کو پہلے ہی خاموش کیا گیا ہے اور وہ بھی خاموش ہیں اور وہ اس طرح سے نہیں دکھا رہے مگر وہاں پر جو

تباہی ہو رہی ہے، میں سمجھتی ہوں کہ ہمیں ضرور اس کی وجوہات پر بھی غور کرنا چاہیے اور جو عوامل ہیں ان کو ہم ضرور پکڑیں، مگر جس طرح سے بے گناہ عوام پس رہے ہیں اور ختم ہو رہے ہیں اور جس طرح سے آپ کی فوج ختم ہو رہی ہے اس کا ذمہ دار کون ہے؟ یہ سوچنا اور سمجھنا کس کا کام ہے؟

جناب والا! میری درخواست یہ ہے کہ ہم نے جو اپنی خارجہ پالیسی بنائی ہوئی ہے کہ ہم امریکہ کے non-NATO اتحادی ہیں اور اس پر ہم بڑے خوش ہیں۔ جناب والا! میں سمجھتی ہوں کہ ہم نے ہر طرح کی قربانی دے دی، ہر طرح کی چیزیں پیش کر دیں، جو کر سکتے تھے ہم نے کیا لیکن وہاں نئی حکومت کے وزیراعظم اب گئے ہیں تو demand do more کی ہی رہی اور سوئی وہیں اٹکی رہی بلکہ اب آئی ایس آئی بھی بیچ میں آگئی تو جناب! ہم جو کچھ مرضی کرلیں یہ سلسلہ چلتا رہے گا۔ میرا خیال ہے ایک دفعہ جرات مندانہ فیصلہ کیا جانا چاہیے اور یہ جو دہشت گردی کی جنگ میں ہم اتحادی بنے ہوئے ہیں ہمیں اس سے علیحدہ ہو کر اپنے مفادات کے فیصلے خود کرنے چاہئیں۔

جناب والا! یہ اوروں کی جنگ ہے، ٹھیک ہے القاعدہ ہے، امریکہ کا اس کے ساتھ جھگڑا ہے لیکن میدان جنگ ہم کیوں ہیں؟ ہمارے لوگ کیوں ہیں؟ اس فیصلے کو وہاں پر کرایا جائے اور اس سے علیحد گی کا اعلان کیا جائے۔

جناب والا! دوسری بات میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ یہ جو امداد ہم وہاں سے ہر روز مانگنے جاتے ہیں اور وہ آتی ہے اور وہ اس جنگ کے عوض آتی ہے، اس امداد سے خدا را! ہاتھ اٹھا لیے جائیں، انشاء اللہ آپ زندہ رہیں گے لیکن اس امداد کے ساتھ جتنی مار کھانی پڑ رہی ہے اس مار کے بعد زندگی نہیں ہے، موت کی بات ہے۔

جناب والا! تیسری بات میں یہ بھی کہنا چاہتی ہوں کہ جرم ثابت کیے بغیر مشتبہ طالبان---- شبہ، یہ شبہ تو جناب چلا افغانستان سے، وہاں شبہات ہیں افغانستان کا تخت تاراج جو کچھ کر سکتے تھے، کرلیا گیا۔ اب وہ شبہ سرحدی علاقوں میں ہے۔ یہ شبہ چلتا جائے گا۔ نہ اس مشتبہ نے پکڑا جانا ہے اور نہ پکڑنا مطلوب ہے اور نہ پکڑنا ہے۔ اس نے وہاں وہاں جانا ہے، پیچھے پیچھے NATO forces نے جانا ہے اور انہوں نے operation کرنا ہے۔ یہ تماشا ہم جب تک چاہیں

دیکھتے رہیں اور جب تک چاہیں اپنی فوج کے ہاتھوں اپنے لوگوں کو ختم کرتے رہیں۔ میری درخواست یہ ہے کہ اس پالیسی کو review کیا جائے اور اس سے ہاتھ اٹھایا جائے۔ سوات کے اندر اس آپریشن کو اندھا دھند نہ کیا جائے جیسے لال مسجد میں کیا گیا تھا' اس کو بند کیا جائے۔ ڈائیلاگ کیا جائے۔ جو قصور وار ہیں ان پر مقدمہ چلا کر ان کو چوک اور چوراہے میں سولی پر چڑھایا جائے تاکہ دوسروں کے لیے عبرت ہو لیکن اس طرح سے صرف اتحادیوں کو خوش کرنے کے لیے اپنے عوام کا خون نہ بہایا جائے اور ایک سیاسی حکومت کو جو راستہ اختیار کرنا چاہیے وہی اختیار کیا جانا چاہیے۔ اپنے ساتھ اور اپنے عوام کے ساتھ بھی بھلائی اختیار کی جانی چاہیے۔ بہت شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر عبدالمالک۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں ایک سیاسی کارکن کی حیثیت سے سوچ رہا ہوں کہ آج جو debate لائی گئی ہے اس کے تحت ہماری National Security کو پہلے تو threat India سے تھی۔ کسی زمانے میں USSR سے تھی۔ اب ہماری National Security کو threat اپنے آقا سے ہے۔ ۶۰ سال یا ۶۱ سال سے اور آج بھی ہمارے تمام اختیارات کا مالک امریکہ ہے۔ کرزئی کیا ہے؟ کرزئی تو اس وقت نیٹو کی اور امریکہ کی representative Government ہے۔ ہماری Government یا Opposition والے اس سلسلے میں جو بیانات یہاں پر دے رہے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس Government اور previous Government میں کوئی بات اگر مشترکہ ہے تو وہ ان کی خارجہ پالیسی ہے۔ ہم کیوں یہاں پر حقائق سے روگردانی کر رہے ہیں اور حقائق کو چھپا رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں چیئرمین صاحب! ۶۰ سال سے' اس دن سے جب لیاقت علی خان ماسکو کی بجائے واشنگٹن چلا گیا' اس دن سے لے کر آج تک آپ مکمل طور پر امریکہ کی گرفت میں ہیں۔ اب تو آپ کا نان نفقہ سب اس کے ہاتھوں میں ہے۔ ہم یہاں بیٹھ کر لوگوں کے ساتھ کیوں منافقت کر رہے ہیں؟ کہ کرزئی سے threat ہے۔ کرزئی نہیں ہے' یہ ISI کے بارے میں بش نے کہا ہے' میں نے نہیں کہا ہے۔ تو چیئرمین صاحب! میں سمجھتا ہوں کہ یہاں دو' تین بڑے problems ہیں۔ ایک

یہ ہے کہ یہاں عوام، establishment اور امریکہ کی پالیسیوں میں contradiction ہے۔ ایک واضح تضاد ان میں موجود ہے۔ پاکستانی عوام چاہتے ہیں کہ پاکستان ایک welfare state ہو، جہاں عوام کی بالادستی ہو۔ یہ concept ہے جو میرا ہے۔ دوسرا concept یہ ہے کہ اس ملک پر establishment کو جو راتوں رات پارٹی بناتی ہے، جو راتوں رات لوگوں کو نکال کر ایوانوں میں بٹھاتی ہے۔ یہ ایک concept ہے کہ پاکستان بنا ہے establishment کے لئے لہذا اس کی جو روح ہے وہ establishment کے ساتھ ہوگی، یہ ایک concept ہے۔ ہمارے لوگ اور یہاں پر بڑے بڑے سیاستدان بھی کہتے ہیں کہ فوج ایک حقیقت ہے۔ فوج ایک حقیقت ہے لیکن اقتدار اعلیٰ کا سرچشمہ عوام ہیں۔ یہ concept ہے۔ یہ دونوں آپس میں جڑے ہوئے ہیں۔ تیسری contradiction یہ ہے کہ unipolar world میں امریکہ اس وقت عالمی داداگیر بنا بیٹھا ہوا ہے۔ وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس دنیا کے کسی بھی خطے میں جہاں کہیں energy کے معمولی ذخائر موجود ہیں اس پر ان کا پدری اور مادری حق ہے۔ آج وہ جب افغانستان میں بیٹھا ہوا ہے، وہ افغانستان میں اس لئے نہیں بیٹھا ہوا ہے کہ میں یہاں طالبان کو قابو کر لوں۔ چیئرمین صاحب! تاریخ کا حوالہ دیتے ہوئے کہوں گا کہ برطانیہ سامراج نے افغان کے ساتھ دو بڑی wars لڑیں، اس کو توڑا لیکن اس پر قبضہ نہیں کر سکا۔ آج امریکہ وہاں پر بیٹھا ہوا ہے۔ اس لئے نہیں کہ اس کو اس سے خطرہ ہے بلکہ اس لئے کہ کل روس ایک طاقت بن رہا ہے اور سنٹرل ایشیاء میں energy کے جو deposits پڑے ہوئے ہیں وہ ان کا رکھوالا بنا ہوا ہے۔ یہ نہیں ہے، افغانستان کی جو buffer state کی ایک حیثیت تھی وہ ختم ہو گئی ہے۔ اب امریکہ وہاں بیٹھا ہوا ہے اور امریکہ جائے گا نہیں۔ Forget it کہ ہم کہیں کہ امریکہ جائے گا۔ البتہ کبھی کبھار ایسا بھی ہوتا ہے کہ آپ ایک جگہ پر investment کرتے ہیں۔ میں نے قاضی صاحب کو کہا۔ آپ نے دو جگہوں پر غلط investment کی۔ دو لیڈروں پر غلط investment کی۔ جنرل ضیاء صاحب ان کے گلے پڑ گئے ہیں، نام لینا مناسب نہیں ہے۔

کشمیر اور افغانستان پر آپ نے جو investment کی ہے وہ غلط ثابت ہو رہی ہے۔ مجھے یاد ہے، PPP کی حکومت تھی، میں وزیر تعلیم تھا۔ محترمہ بے نظیر کوئٹہ آئی ہوئی تھیں۔ وہاں پر ایک سفارتخانے پر حملہ ہوا تھا۔ یہاں پر طالبانائیزیشن کا process شروع کیا گیا، جنرل بابر

نے اور جس بندے کو بلوچستان سے depute کیا گیا تھا وہ میرا سیکرٹری تھا۔ میں نے محترمہ سے کہا کہ محترمہ! آپ لوگ جو کر رہے ہیں یہ غلط ہے۔ Stop it لیکن آج جو ہم تصور کر رہے تھے۔ افغان ایک تاریخی قوم تھی ہم نے اس کو اپنا پانچواں صوبہ بنانے کی کوشش کی۔ یہ جتنی investment ہوئی، وہ غلط نکلی۔ افغانستان آپ کا صوبہ نہیں بن سکتا ہے۔ اب اسی طرح آپ نے کشمیر پر investment کی، لوگوں کو کچھ اور کہا کہ ہم کشمیر کی حق خود ارادیت پر یقین رکھتے ہیں اور ہم کشمیر کی آزادی کے لئے بات کرتے ہیں لیکن حقیقت یہ تھی کہ آپ نے کشمیر کے front پر انڈین فوج کو engage رکھنا تھا۔ This was your strategy. کہ آپ نے ، لاکھ انڈین فوج کو وہاں engage رکھنا تھا اور آپ نے لوگوں کو کشمیر کی آزادی کا نعرہ دے دیا۔ یہاں لاکھوں لوگ مارے گئے۔ یہ دونوں investments آپ کی غلط نکلیں۔ جس طرح آپ نے دو بڑے بڑے نامور لیڈر پیدا کئے، وہ آج establishment کے گلے میں پھنسے ہوئے ہیں۔ قاضی صاحب سے میں ایک گزارش کرتا ہوں۔ انہوں نے محترمہ بے نظیر کا وہ portion تو ضرور quote کیا جس میں وہ ISI کے حق میں تھیں۔ اس کو میں وہ نظارہ بھی یاد دلاؤں گا معذرت کے ساتھ، جب اس کا بھائی قتل ہوا تھا اور وہ رو رہی تھی۔ 1996 میں جب اس کی حکومت کو dissolve کیا گیا اور اس نے جو remarks پاس کئے تھے ایجنسیوں کے بارے میں اس کو اس نے quote نہیں کیا۔

چیئرمین صاحب! میں سمجھتا ہوں کہ آپ خود جانتے ہیں، آپ کے دو تین issues ہیں، ان کے ساتھ آپ خود contradiction کر رہے ہیں۔ آپ طالبان کو لڑانا بھی چاہتے ہیں۔ War of terror پر نیٹو اور امریکہ کے ساتھ بھی ہیں۔ لیکن اپنا ایک چھوٹا سا پیکج بھی رکھنا چاہتے ہیں۔ اگر یہاں پر آپ frankly بات کریں گے تو آپ مجھے دھوکہ دے سکتے ہیں لیکن CIA کو آپ دھوکہ نہیں دے سکیں گے۔ کیونکہ اس کے بدن سے آپ نے ٹریننگ حاصل کی ہے۔ یہ دو کام نہیں ہو سکتے۔ یا تو آپ مل کر war of terrorism کے حوالے سے جو کچھ ہو رہا ہے، ان کو مارو یا دوسروں کی support کرو۔ یہ دونوں کام نہیں چلیں گے۔ مار بھی رہے ہو اور support بھی کر رہے ہو۔ چیئرمین صاحب! یہ زیادہ دیر تک نہیں چلے گا۔ دنیا اتنی بے وقوف نہیں ہے۔ یہ تو overall ایک مسئلہ تھا۔

چیئرمین صاحب! میں آپ سے ایک اور گزارش کرتا ہوں اور رضا ربانی صاحب کی خدمت میں یہ گزارش کروں گا کہ ہمیں یہ بتایا جائے کہ بلوچستان میں کوئی عوامی حکومت نہیں ہے۔ وہاں پر اب بھی فوج کی حکومت ہے۔ گزشتہ تین ہفتوں سے وہاں پر ۸۰۰ تا ۹۰۰ بگتی بلوچ اور مری بلوچ مارے گئے ہیں یا زخمی کئے گئے ہیں۔ وہاں پر ایک carpeting bombardment ہو رہی ہے۔ وہاں پر تمام فوج کو نکال دیا گیا۔ ڈیرہ بگتی کے تمام پہاڑوں پر carpeting bombardment ہو رہی ہے۔ PPP ہمیں جواب دے۔ یا وہ اس قتل میں شامل ہے یا اس کو روکے۔ اب PPP کی حکومت وہاں پر ہے لیکن وہ اس کے کنٹرول میں نہیں ہے۔ آج میں ایمانداری سے کہتا ہوں چیئرمین صاحب! اس وقت ۸۰۰ سے ۹۰۰ بلوچ یا تو مارے گئے یا زخمی ہوئے ہیں۔ تین ہفتوں سے فوجی آپریشن بلوچستان میں شروع ہوا ہے۔ یا تو اس کو روکو ورنہ ہم کہیں گے کہ آپ بھی بدقسمتی سے ہماری قتل و غارت گری میں شامل ہیں۔

چیئرمین صاحب! میں زیادہ نہیں بولوں گا، جو کچھ مجھے بولنا تھا میں بول چکا ہوں۔ اس وقت آپ ایک شدید contradiction میں ہیں۔ اس contradiction کو حل کیے بغیر، آپ اپنی national security کو جس طریقے سے defend کر رہے ہیں، میں حیران ہوں کہ جنرل مشرف کے پیروکار کہہ رہے ہیں کہ ہماری national security کو امریکہ سے threat ہے۔ جنرل مشرف کو آج بھی اگر کوئی نہیں نکال سکتا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کو امریکہ کی آشیرباد ہے۔ باؤچر یہاں آکر لوگوں کو dictate کرکے چلا جاتا ہے اور ہم کتنی خوب صورتی سے عوام کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ میں خود گواہ ہوں، ہمارے قاضی صاحب نے کہا کہ جی ISI نہیں کرتی ہے۔ ISI کے Chief نے 2002 کے case میں جو اس کا ذمہ دار تھا، جب وہ Chief تھا یا اس کا second in command تھا، اس نے admit کیا کہ 2002 Elections میں ہم نے مداخلت کی جس کا victim میں ہوں۔ جنرل ضمیر نے خود admit کیا۔ لہٰذا جناب والا! یہ facts ہیں، پاکستان کو internally and externally آپ اس وقت secure کر سکتے ہیں جب آپ اس ملک کو عوام کے لیے ایک welfare state بنائیں گے جس میں بلوچ، پشتون، سندھی، پنجابی، سرائیکی سب بھائیوں کی طرح برابری کی بنیاد پر مل بیٹھیں گے اور آپ اپنی خارجہ پالیسی کو controversial نہیں بنائیں گے۔ میں کہتا ہوں کہ چاہے افغانستان ہو، انڈیا ہو، پاکستان کے پاس کوئی choice نہیں ہے کہ وہ ان کے ساتھ صلح کریں۔ یہ جو

conspiracy theory سے enemy theory ' ہے' یہ اب ختم گئی ہے۔ آپ برائے مہربانی اس ملک کے عوام کے لیے کچھ کریں' اس ملک کو مزید سازشوں میں نہ الجھائیں۔ جتنا آپ اس کو الجھائیں گے اتنا ہی آپ اس میں الجھتے چلے جائیں گے۔ انہی گزارشات کے ساتھ شکریہ جناب چیئرمین۔

Mr. Chairman: Do you want to continue today or should we call it a day now? O.K. Then we will adjourn and reconvene tomorrow *Insha Allah* at 4.00 P.M.

[The House was then adjourned to meet again tomorrow the 5th August, 2008 at 4.00 p.m.]